عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | ۳ تا ۱۱/ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۳/ جنوری ۲۰۰۵ء | شمارہ: ۳

قیمت ۷ روپے

بین الاقوامی حالات اور ہماری ذمّہ داری

دورِ حاضر کی ایک مثالی شخصیت

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی شفقت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

کوئی ولی غوث قطب مجدد نبی یا صحابیؓ کے برابر نہیں:

س:...... مجدد ولی قطب غوث کوئی بڑا صاحب تقویٰ عالم دین امام وغیرہ ان سب میں سے کس کے درجہ کو نبیوں اور پیغمبروں کے درجہ کے برابر کہا جا سکتا ہے؟

ج:...... کوئی ولی غوث قطب امام مجدد کسی ادنیٰ صحابیؓ کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا' نبیوں کی تو بڑی شان ہے' علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

کیا امام مہدیؓ کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہوگا؟

س:...... کیا امام مہدیؓ کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہوگا؟

ج:...... امام مہدی علیہ الرضوان نبی نہیں ہوں گے' اس لئے ان کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت مہدیؓ کے زمانے میں نازل ہوں گے وہ بلاشبہ پہلے ہی سے اولوالعزم نبی ہیں۔

س:...... مہدیؓ اس دنیا میں کب تشریف لائیں گے؟ اور کیا مہدیؓ اور عیسیٰؑ ایک ہی وجود ہیں؟

ج:...... حضرت مہدی رضوان اللہ علیہ آخری زمانہ میں قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے۔ ان کے ظہور کے قریباً سات سال بعد دجال نکلے گا اور اس کو قتل کرنے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت مہدیؓ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔

مجدد کو ماننے والوں کا حکم' چودہویں صدی کا مجدد:

س:...... ہر صدی کے شروع میں مجدد آتے ہیں۔ کیا ان کو ماننے والے غیر مسلم ہیں؟

ج:...... ہر صدی کے شروع میں جن مجددوں کے آنے کی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خبر دی گئی ہے وہ نبوت و رسالت کے دعوے نہیں کیا کرتے اور جو شخص ایسے دعوے کرے وہ مجدد نہیں۔ لہٰذا کسی سچے مجدد کو ماننے والا تو غیر مسلم نہیں' البتہ جو شخص (ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) یہ اعلان کرے کہ: "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" اس کو ماننے والے ظاہر ہے کہ غیر مسلم ہی ہوں گے۔

س:...... آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد ہوتا ہے۔

ج:...... ایک ہی فرد کا مجدد ہونا ضروری نہیں۔ متعدد افراد بھی مجدد ہو سکتے ہیں اور دین کے خاص خاص شعبوں کے الگ الگ مجدد بھی ہو سکتے ہیں۔ ہر خطہ کے لئے الگ الگ مجدد بھی ہو سکتے ہیں۔ حدیث میں "مَن" کا لفظ عام ہے۔ اس سے صرف ایک ہی فرد مراد لینا صحیح نہیں اور ان مجدد دین کے لئے مجدد ہونے کا دعویٰ کرنا اور لوگوں کو اس کی دعوت دینا بھی ضروری نہیں اور نہ لوگوں کو یہ پتہ ہونا ضروری ہے کہ یہ مجدد ہیں۔ البتہ ان کی دینی خدمات کو دیکھ کر اہل بصیرت کو ظن غالب ہو جاتا ہے کہ یہ مجدد ہیں۔

س:...... حدیث مجدد مسلمانوں میں عام مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سو سال کے سرے پر ایک نیک شخص مجدد ہو کر آیا کرے گا' چودہویں صدی گزر گئی مگر کوئی بزرگ مجدد کے نام اور دعویٰ سے نہ آیا' اگر کسی نے مجدد کا دعویٰ کیا ہے تو اس کا پتہ بتائیں؟

ج:...... مجدد دعویٰ نہیں کیا کرتا' کام کیا کرتا ہے' چودہ صدیوں میں کن کن بزرگوں نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟ چودہویں صدی کے مجدد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ تھے جنہوں نے دینی موضوعات پر قریباً ایک ہزار کتابیں لکھیں اور اس صدی میں کوئی فتنہ' کوئی بدعت اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس پر آپ نے قلم نہ اٹھایا ہو۔ اسی طرح حدیث' تفسیر' فقہ' تصوف و سلوک' عقائد و کلام وغیرہ دینی علوم میں کوئی ایسا علم نہیں جس پر آپ نے تالیفات نہ چھوڑی ہوں۔ بہرحال مجدد کے لئے دعویٰ لازم نہیں اس کے کام سے اس کے مجدد ہونے کی شناخت ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد نے مجدد سے لے کر مہدی' مسیح' نبی' رسول' کرشن' گورونانک' رودر گوپال ہونے کے دعوے تو بہت کئے مگر ان کے ناہموار قد پر ان میں سے ایک بھی دعویٰ صادق نہیں آیا۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۴ شمارہ: ۳ ۷ تا ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ جنوری ۲۰۰۵ء

مدیر مسئول: مولانا عزیز الرحمن جالندھری | نائب مدیر مسئول: مولانا محمد اکرم طوفانی | مدیر: مولانا اللہ وسایا

بانیان

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا بشیر احمد

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا سعید احمد جلالپوری

صاحبزادہ طارق محمود

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد

قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
حج اور قربانی کی حقیقت	(مولانا سید سلیمان ندویؒ)	6
نبی رحمت کی اپنی امت پر غیر معمولی شفقت	(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	8
دور حاضر کی ایک مثالی شخصیت	(مولانا قاری سعید الرحمن)	10
آل پارٹیز ختم نبوت اسلام آباد کی رپورٹ	(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)	14
بین الاقوامی حالات اور ہماری ذمہ داری	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	17
پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج ملک گیر احتجاج کی رپورٹ		24
عقائد اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

زرتعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۴۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۱۰۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان۔
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
Jame Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم عرفہ کی بشارت: عقیدۂ ختم نبوت کی تکمیل

حج بیت اللہ کے دن قریب آرہے ہیں۔ ۹/ ہجری میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر حج فرض کیا گیا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام الحج بنا کر آپؐ نے روانہ فرمایا اور فریضہ حج پہلی دفعہ ادا کیا گیا۔ ۱۰/ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ آپؐ حج پر تشریف لے جارہے ہیں جو جانا چاہے وہ تیاری کرلے۔ تقریباً ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی معیت اختیار کی اور آپؐ نے حج کے ایک ایک رکن کا طریقہ بتا کر حج کی باقاعدہ عملی مشق کرائی۔ عرفہ کے دن آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا' جس کو منشور انسانیت اور اسلام کی اساس کہا جاتا ہے۔ اس دن آپؐ پر تکمیل دین کی آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خوشخبری سنائی:

''آج کے دن ہم نے دین اسلام کو مکمل کردیا اور اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔'' (سورۂ مائدہ: ۲)

تحفظ عقیدۂ ختم نبوت جس کا اعلان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت سنا کردیا:

''نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے والد بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔''

(سورۂ احزاب: ۳۹)

اس کی تکمیل اس آیت کریمہ سے کردی گئی کہ آپؐ کے بعد قیامت تک کسی نبی اور رسول کی ضرورت نہیں رہی' اور نہ ہی کسی نئے دین اور شریعت کی۔ آپ کی شریعت قیامت تک رہنمائی کرتی رہے گی اور یہی دین اللہ تعالیٰ کے لئے پسندیدہ دین ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو پسند کرے گا وہ قابل قبول نہیں ہوگا۔''

اس آیت کریمہ کے نزول کے کچھ عرصہ بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا اور آپؐ نہایت ہی توجہ کے ساتھ امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے اور اس مسئلہ کی حساسیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جب اسود عنسی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور اس کے جہنم رسید ہونے کی خوشخبری جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی گئی تو آپؐ نے اس الفاظ سے خوشی کا اظہار فرمایا: ''فاز فیروز: فیروز کامیاب ہوگیا۔''

مسیلمہ کذاب نے جب عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے شراکت نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام تر مسائل اور مشکلات کے باوجود مفسرین' محدثین اور فقہائے کرام اور اہل بدر کی جماعت تیار کی اور مسیلمہ کذاب کو بیس ہزار پیروکاروں کے ساتھ جہنم رسید کیا۔ یہی وجہ ہے کہ امت نے مسئلہ ختم نبوت میں کبھی بھی کوتاہی نہیں کی اور کسی صورت میں بھی اس عقیدہ میں کسی کو نقب لگانے کی اجازت نہیں دی اور کس طرح دیتی؟

سو سے زائد آیات قرآنیہ اور دو سو سے زائد احادیث نبویہ اور اجماع امت سے یہ مسئلہ ثابت ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے مدعی نبوت کے قتل کا حکم صادر فرمارہے ہیں۔ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف جہاد کررہے ہیں' تو اس میں کوتاہی کس

طرح ہوسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو علماً کرام نے اس کے خلاف فتاویٰ کے ساتھ مباہلوں‘ مناظروں اور تحریری مقابلہ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ کرنے کے لئے جدوجہد شروع کی اور محدث العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے الہامی حکم سے باقاعدہ ایک جماعت علماً کرام کی تیار کی گئی جنہوں نے اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کیں اور کیوں نہ کرتے کہ ان کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کرنے والوں کے لئے کامیابی کی بشارت تھی۔ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد سے ملک کے مختلف حصوں میں قادیانی مسلمان ہونا شروع ہوئے تو قادیانیوں کے ترجمان رشید چوہدری بوکھلاہٹ میں مبتلا ہوگئے۔ جناب والا اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں‘ یہ تو فطری عمل ہے جو آج نہیں تو کل اور جلد ہی ہونے والا ہے‘ اس سے قبل کتنے جھوٹے مدعیان نبوت تھے جن کا نام ونشان آج تک نہیں ملتا۔ لیکن اسلام اور مسلمانوں کا دین روز بروز بڑھتا چلا جارہا ہے کیونکہ حق کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ کبھی کبھی آزمائش اور ابتلاء سے مشکلات ضرور پیش آتی ہیں جس سے باطل والے خوش ہوجاتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خاندان پر ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے تو اختیاری طور پر امت مسلمہ کو ختم کرنے کے لئے قادیانیت کا شوشہ چھوڑا اور انگریزوں کے خودکاشتہ پودا بن کر اپنے کو بھی جہنم میں دھکیلا اور دوسروں کو بھی جہنم رسید کیا اور اپنی دشمنی کا ثبوت دیا۔ مگر ہمیں افسوس ان سادہ لوح لوگوں کا ہے اور ہمدردی ان لاعلم لوگوں سے ہے جو غفلت اور لاعلمی کا شکار ہوکر اسلام کے لبادہ سے دھوکہ کھا کر قادیانیت کے مکر اور فریب میں جکڑ دیئے گئے یا نوکری اور ویزوں کے لالچ میں قادیانیوں کے جال میں پھنس گئے ہیں۔ وہ بے چارے ضمیر کے ہاتھوں بھی بے چین ہیں دنیا کا سکون بھی برباد ہے اور آخرت میں جہنم ان کا مقدر رہے گی۔ حج کا موسم قریب ہے‘ لوگ حج پر جارہے ہیں اور قادیانی اپنے کفر کی وجہ سے حج کی سعادت سے محروم ہیں۔ اگر قادیانیت حق پر ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کیوں مکہ اور مدینہ سے محروم رہا؟ اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے تو مکہ اور مدینہ کے بجائے اس نے قادیان کو کیوں افضل قرار دیا؟ کیوں قرآن کریم کے مقابلہ میں تذکرہ کو آگے کیا؟ کیوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کیا؟ کیوں انبیاً کرام علیہم السلام کی عظمت کو پامال کیا؟ کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کو مسخ کرنے کی کوشش کی؟

ہم یہ کہتے کہ آپ لوگ قادیانیوں کی جانب سے پیش کردہ اعتراضات میں پڑکر اسلام اور دین کے بارے میں وساوس میں مبتلا نہ ہوں۔ ہم تو خیرخواہی اور ہمدردی کے جذبے سے مجبور ہوکر آپ لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں کہ یوم عرفہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آیت کریمہ نازل ہوئی اس پر غور کریں اور دین اسلام جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تو وہ بھی پسند کریں اس میں ان کی نجات ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی اس سے حاصل ہوگی۔

ضروری اعلان

جلد کی تبدیلی کے بعد ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی بذریعہ منی آرڈر‘ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

نوٹ : خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

حج اور قربانی کی حقیقت

مولانا سید سلیمان ندویؒ

حج درحقیقت خدا کے سامنے اس سرزمین میں حاضر ہوکر جہاں اکثر نبیوں، رسولوں اور برگزیدہ بندوں نے حاضر ہوکر اپنی اطاعت وفرمانبرداری کا اعتراف کیا، اپنی فرمانبرداری واطاعت کا عہدو اقرار ہے اوران مقامات میں کھڑے ہوکر اور چل کر خدا کی بارگاہ میں اپنی سیاہ کاریوں سے توبہ کرنا اور اپنے روٹھے ہوئے مولیٰ کو منانا ہے تاکہ وہ ہماری طرف پھر رجوع ہو، کہ وہ اپنے تائب گناہگاروں کی طرف رجوع ہونے کیلئے ہروقت تیار ہے، وہ رحم وکرم لطف وعنایت کا بحر بیکراں ہے۔

یہی سبب ہے کہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح صاف کردیتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کردیتی ہے اور جو مومن اس دن (یعنی عرفہ کے دن) احرام کی حالت میں گزارتا ہے اس کا سورج جب ڈوبتا ہے تو اس کے گناہوں کو لے کر ڈوبتا ہے۔

صحیح مسلم اور نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت دی کہ عرفہ کے دن سے بڑھ کر کوئی دن نہیں، جس میں خدا اپنے بندوں کو دوزخ کے عذاب سے آزاد کرتا ہو، وہ اس دن اپنے بندوں سے قریب ہوکر جلوہ گر ہوتا ہے اور اپنے ان بندوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو انہوں نے مانگا ہم نے قبول کیا۔

موطا امام مالکؒ میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ خوشخبری سنائی کہ بدر کے دن کے سوا عرفہ کے دن سے زیادہ شیطان کسی دن ذلیل، رسوا اور غضبناک نہیں ہوتا، کیونکہ اس دن وہ دیکھتا ہے کہ خدا کی رحمت برس رہی ہے اور گناہ معاف ہورہے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی حدیثیں ہیں جن میں مخلصانہ حج کرنے والوں کو رحمت اور مغفرت کی نوید سنائی گئی ہے۔ یہ تمام حدیثیں درحقیقت اسی دعائے ابراہیمی: "وارنا مناسکنا وتب علینا" (اور ہمارے حج کے دستور کو سوجھا اور ہماری توبہ قبول فرما) کی تفسیریں ہیں۔

ان تمام بشارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حج درحقیقت توبہ اور انابت ہے، اسی لئے احرام باندھنے کے ساتھ لبیک اللھم لبیک (خداوند میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں) کا ترانہ دم بدم اس کی زبان سے بلند ہونے لگتا ہے۔ طواف میں، سعی میں، کوہ صفا پر، کوہ مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں، منیٰ میں، ہر جگہ جو دعائیں مانگی جاتی ہیں ان کا بڑا حصہ توبہ اور استغفار کا ہوتا ہے اور اس بنا پر کہ "التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ" (گناہ سے بصدق دل توبہ کرنے والا ایسا ہے، جیسا وہ جس کا گناہ نہیں ہے)۔ اس لئے حج مبرور کرنے والوں کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، گو کہ توبہ سے ہر جگہ گناہ معاف ہوتے ہیں اس لئے کعبہ اور عرفات کی کچھ تخصیص نہیں، لیکن حج کے مشاعر، مقامات اور ارکان اپنے گوناگوں تاثرات کی بنا پر دوسرے فوائد وبرکات کے علاوہ جو یہاں کے سوا اور کہیں نہیں، صدق توبہ کے لئے بہتر سے بہتر موقع پیدا کرتے ہیں۔ ان مقامات کا جو تقدس اور عظمت ایک مسلمان کے قلب میں ہے، اس کا نفسیاتی اثر دل پر بڑا گہرا پڑتا ہے۔

وہ مقامات جہاں انبیاء علیہم السلام پر رحمتوں کا نزول اور انوار الٰہی کی بارش ہوئی، وہ ماحول، وہ فضا، وہ تمام گناہگاروں کا ایک جگہ اکٹھا ہوکر دعا وزاری، فریاد وبکا اور آہ و نالہ، وہ قدم قدم پر نبوی مناظر اور ربانی مشاہد، جہاں خدا اور اس کے برگزیدہ بندوں کے بیسیوں ناز و نیاز کے معاملات گزر چکے ہیں، دعا اور اس کے تاثر اور اس کے قبول کے بہترین مواقع ہیں، جہاں حضرت آدم و حوا نے اپنے گناہوں کی معافی کی دعا کی، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اور اپنی اولاد کے لئے دعا مانگی، جہاں حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام نے اپنی قوم کی ہلاکت کے بعد اپنی پناہ ڈھونڈی، جہاں دوسرے پیغمبروں نے دعائیں کیں، جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر اپنے اور اپنی امت کے لئے دعائیں مانگیں۔ وہی مقامات وہی مشاہد اور دعاؤں کے وہی ارکان ہم گناہگاروں کی دعائے مغفرت کے لئے کس قدر موزوں ہیں کہ پتھر سے پتھر دل بھی ان حالات اور ان مشاہد کے درمیان موم بننے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں اور انسان اس ابر کرم کے چھینٹوں سے سیراب ہوجاتا ہے جو وقتاً فوقتاً یہاں برگزیدگان الٰہی پر عرش الٰہی سے برستا رہا ہے:

"ہنوز آں ابر رحمت درفشاں است"

انسان کی نفسیات یہ ہے اور روزمرہ کا تجربہ اس کا شاہد ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کسی بڑے اور اہم تغیر کے لئے ہمیشہ زندگی کے کسی موڑ اور حد فاصل کی تلاش کرتا ہے' جہاں پہنچ کر اس کی گزشتہ اور آئندہ زندگی کے دو ممتاز حصے پیدا ہوجائیں' اسی لئے لوگ اپنے تغیر کے لئے جاڑا' گرمی یا برسات کا انتظار کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ شادی کے بعد یا صاحب اولاد ہونے کے بعد یا تعلیم سے فراغت کے بعد یا کسی نوکری کے بعد یا کسی بڑی کامیابی یا کسی خاص مہم یا سفر کے بعد یا کسی سے مرید ہوجانے کے بعد بدل جاتے ہیں یا اپنے کو بدل لینے پر قادر ہوجاتے ہیں' کیونکہ یہاں کی زندگی کے اہم واقعات اور سوانح ان کی اگلی اور پچھلی زندگی میں فصل اور امتیاز کا خط ڈال دیتے ہیں' جہاں سے ادھر یا ادھر مڑ جانا ممکن ہوجاتا ہے۔

حج درحقیقت اسی طرح انسان کی گزشتہ اور آئندہ زندگی کے درمیان ایک حد فاصل کا کام دیتا ہے اور اصلاح اور تغیر کی جانب اپنی زندگی کو پھیر دینے کا موقع بہم پہنچاتا ہے' یہاں سے انسان اپنی پچھلی زندگی جیسی بھی ہو اس کو ختم کرکے نئی زندگی شروع کرتا ہے۔ ان بابرکت مقامات پر حاضر اور وہاں کھڑے ہوکر جہاں جلیل القدر انبیاء کرام اور خاصان الٰہی کھڑے ہوکر خدا کے گھر کے سامنے قبلہ کے روبرو' جو اس کی نمازوں' عقیدتوں اور مناجاتوں کی غائبانہ سمت ہے' اپنی پچھلی زندگی کی کوتاہیوں پر ندامت اور اپنے گناہوں کا اعتراف اور آئندہ اطاعت وفرمانبرداری کا وعدہ اور اقرار وہ اثر پیدا کرتا ہے کہ شر سے خیر کی طرف زندگی کا رخ بدل دیتا ہے اور زندگی کا گزشتہ باب بند ہوکر اس کا دوسرا باب کھل جاتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ اس کے بعد اپنے نئے اعمال کے لئے نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ''جس نے خدا کے لئے حج کیا اور اس میں ہوس رانی نہ کی اور نہ گناہ کیا تو وہ ایسا ہوکر لوٹتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔'' یعنی ایک نئی زندگی' ایک نئی حیات اور ایک نیا دور شروع کرتا ہے' جس میں دین اور دنیا دونوں کی بھلائیاں جمع اور دونوں کی کامیابیاں شامل ہوں۔

ملت ابراہیمی کی اصل بنیاد قربانی تھی اور یہی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیغمبرانہ اور روحانی زندگی کی اصل خصوصیت تھی اور اسی امتحان اور آزمائش میں پورے اترنے کے سبب وہ اور ان کی اولاد ہر قسم کی نعمتوں اور برکتوں سے مالا مال کی گئی۔ لیکن یہ قربانی کیا تھی؟

یہ محض خون اور گوشت کی قربانی نہ تھی' بلکہ روح اور دل کی قربانی تھی۔ یہ ماسوائے اللہ اور غیر کی محبت کی قربانی خدا کی راہ میں تھی۔ یہ اپنی عزیز ترین متاع کو خدا کے سامنے پیش کردینے کی نذر تھی' یہ خدا کی اطاعت' عبودیت اور کامل بندگی کا بے مثال منظر تھا جس کو پورا کئے بغیر دنیا کی ''پیشوائی'' اور آخرت کی ''نیکی'' نہیں مل سکتی' یہ باپ کا اپنے اکلوتے بیٹے کے خون سے زمین کو رنگین کردینا نہ تھا بلکہ خدا کے سامنے اپنے تمام جذبات اور خواہشوں' تمناؤں اور آرزوؤں کی قربانی تھی اور خدا کے حکم کے سامنے اپنے ہر قسم کے ارادے اور مرضی کو معدوم کردینا تھا اور جانور کی ظاہری قربانی اس اندرونی نقش کا ظاہری عکس اور اس خورشید حقیقت کا ظل مجاز تھا۔

اسلام قربانی ہے:

اسلام کے لفظی معنی اپنے کو دوسرے کے سپرد کردینا اور طاعت اور بندگی کے لئے گردن جھکا دینا ہے اور یہی وہ حقیقت ہے جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے اس ایثار وقربانی سے ظاہر ہوتی ہے' یہی سبب ہے کہ ان باپ بیٹوں کی اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبہ کو صحیفۂ محمدیؐ میں اسلام کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فرمایا:

''جب ابراہیم اور اسماعیل اسلام لائے (یا فرمانبرداری کی یا اپنے کو خدا کے سپرد کردیا) اور ابراہیم نے اپنے بیٹے (اسماعیل) کو پیشانی کے بل زمین پر لٹایا اور کون ابراہیمؑ کی ملت کو پسند نہ کرے گا' لیکن وہ جو خود بیوقوف بنے' ہم نے اس کو دنیا میں مقبول کیا اور وہ آخرت میں بھی نیکوں میں سے ہوگا جب اس کے رب نے اس سے کہا کہ اسلام لا (یا فرمانبرداری کر یا اپنے کو سپرد کردے) تو اس نے کہا میں نے پروردگار عالم کی فرمانبرداری کی (یا اپنے کو اس کے سپرد کردیا)۔''

الغرض ملت ابراہیم کی حقیقت یہی اسلام ہے کہ انہوں نے اپنے کو خدا کے ہاتھ میں سونپ دیا اور اس کے آستانہ پر اپنا سر جھکا دیا' یہی اسلام کی حقیقت ہے اور یہی ابراہیمی ملت ہے اور اسی بار امانت کو اٹھانے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بار بار خدا کے حضور دعا فرماتے تھے کہ ان کی نسل میں اس بوجھ کو اٹھانے والے ہر زمانہ میں موجود رہیں اور بالآخر ان کی نسل میں وہ امین پیدا ہو جو اس کی امانت کو لے کر تمام دنیا پر وقف عام کردے' چنانچہ دعا فرمائی تو یہ فرمائی:

''ہمارے پروردگار ہم کو مسلمان (یا اپنا فرمانبردار بنا) اور ہماری نسل سے ایک مسلمان (یا اپنی فرمانبردار) جماعت بنا اور ہم کو مناسک (حج کے دستور) بتا اور ہم کو معاف کردے بے شک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ہمارے پروردگار! اس میں اپنا ایک رسول بھیج جو تیری آیتیں ان کو پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک اور صاف کرے تو غالب اور حکمت والا ہے۔''

یہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے' یہ کتاب قرآن پاک تھی' یہ حکمت سینۂ محمدی کا خزانۂ علمی وعملی تھا اور یہ مناسک اسلام کے ارکان حج تھے۔ ☆......☆

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی شفقت

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

”اے لوگو! تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں، جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں۔“ (التوبہ:۱۲۸)

رحمت بھی عربی کا لفظ ہے اور رحم بھی عربی کا لفظ ہے، لیکن اردو میں رحم کا لفظ زیادہ استعمال ہوتا ہے، رحمت اور رحم کے معنی ہیں ترس کھانا، دوسرے کی مدد کرنا اور دوسرے کی تکلیف کو محسوس کرنا اس کی تکلیف سے انسان کو تکلیف ہونا اور اس کی تکلیف کو دور کرنے کی خواہش اور کوشش کرنا، یہ معنی ہیں رحمت اور رحم کے، یہ اچھے انسان کی فطرت ہے اگر چہ یہ اللہ کی صفت ہے وہ ارحم الراحمین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ صفت درجہ بدرجہ انسانوں کو عطا فرمائی ہے، اس کا سب سے بڑا حصہ اس نے اپنے پیغمبر رسول پاک رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے ایمان والو! تمہارے پاس ایک ایسا پیغمبر آیا ہے جس بات سے تم کو تکلیف ہو اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے، تمہاری اس کو بڑی فکر ہے، ایمان والوں کے ساتھ بہت ہی مہربان بہت ہی شفقت والے۔“ (التوبہ:۱۲۸)

ہم کو اور آپ کو معلوم ہے کہ دنیا میں ماں باپ سے بڑھ کر کسی اور کی شفقت نہیں، ماں کی مامتا دنیا میں ضرب المثل ہے اگر کوئی عورت، اگر کوئی انسانی ہستی، اگر دنیا کی کوئی بھی مخلوق ماں کی محبت سے بڑھ کر دعویٰ کرے تو سب اس کو جھوٹا کہتے ہیں، جھوٹا سمجھتے ہیں اور اس پر اعتماد نہیں کرتے، اور اس کو بناوٹ، نفاق اور جھوٹا دعویٰ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بچے کی محبت ماں کے دل میں ڈال دی ہے۔ جب سے یہ نظام عالم قائم ہے، یہ محبت رہی ہے، اس نظام عالم میں جسمانی پرورش کا نظام ایک خاص اسٹیج پر چل رہا ہے، جس طریقے سے ہمارا یہ جسمانی نظام چل رہا ہے، اسی طرح سے روحانی اخلاقی تربیت کا نظام پیغمبروں سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی محبت اور شفقت عطا فرمائی ہے کہ اس محبت اور شفقت کے سامنے ماں باپ کی محبت سچ پوچھئے تو گرد ہے، ماند ہے، ہم اندازہ نہیں کر سکتے کہ پیغمبروں کے دل میں اپنی امت کی کس درجہ محبت و شفقت ہوتی ہے، وہ کس طرح سے ان کے دل کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کے پاؤں میں، ان کے تلوے میں کانٹا چبھتا ہے، انگلی میں ان کے جسم کے کسی حصہ میں پھانس لگتی ہے تو اس کی خلش وہ سارے جسم میں محسوس کرتے ہیں۔

اپنے امتی کے ساتھ ان کا کیسا تعلق ہوتا ہے، اس کا اندازہ کرنا ہمارے لئے مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

میں نے جو آپ کے سامنے آیت پڑھی آپ کو مسلمانوں کی حیثیت سے اور اگر اللہ تعالیٰ نے ہم کو علم دیا ہے سیرت کا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے ہم کو تھوڑی واقفیت ہے تو ہم اس کی لفظ بہ لفظ نہیں، حرف بحرف نہیں بلکہ نقطہ بہ نقطہ تصدیق کریں گے۔

ایسا پیغمبر آیا ہے جو تمہیں میں سے ہے اور اگر وہ ہم میں سے نہیں ہوتا تو اس کو ہمارے درد دکھ کا احساس نہ ہوتا، ہماری مشکلات کو وہ نہ جانتا، اسے جانتا بھی تو اس مشکل میں شریک نہ ہوتا، انسان کا درد انسان محسوس کرتا ہے، بھائی کی تکلیف بھائی محسوس کرتا ہے، ایک گاؤں کے

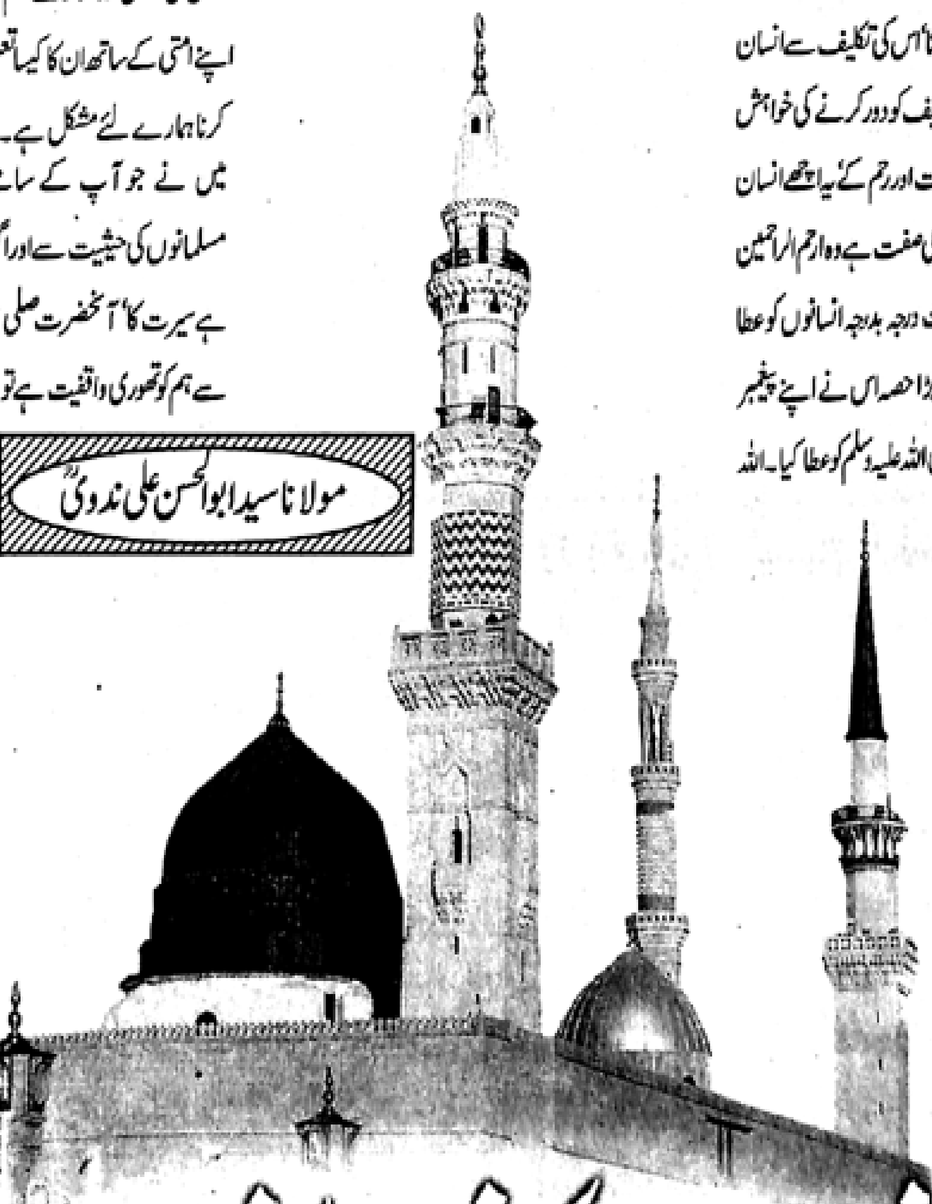

رہنے والے ایک دوسرے کے دکھ درد کو جانتے ہیں' ایک گاؤں کے لوگ بعض اوقات ایک دوسرے کی مشکلات کو نہیں سمجھتے' ریاست' صوبہ' ملک تو بڑی چیز ہیں اور دنیا تو بعد میں بنتی ہے ایک چھوٹے سے گاؤں کے لوگ بھی بسا اوقات ایک دوسرے کی مشکلات کو نہیں سمجھتے' تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا ہے جو تم میں سے ہے' تمہاری جنس میں سے ہے۔ یعنی جس چیز سے تم کو ذرا بھی تکلیف ہو وہ اس کو شاق گزرتی ہے وہ اس کو برداشت نہیں ہوتی۔ وہ اس کو کھل جاتی ہے' اس کی جان پر بن جاتی ہے۔ جس سے تم کو ذرا بھی تکلیف ہو' تمہاری شفقت' تمہارے درد سے' تمہاری بے چینی سے وہ بے چین ہوتا ہے۔ اس کو تمہاری بڑی فکر ہے' تمہاری دھن اس کو لگی ہوئی ہے کہ تم اللہ کے مقبول بندے بن جاؤ۔ اللہ کی رحمت تم پر رہے' مغفرت رہے' اس کی تھوڑی سی غفلت سے تمہارا دامن کہیں خالی نہ جائے' کفر کا کلمہ تمہارے حلق سے اترنے نہ پائے' انسان جہنم کے حلقے میں شامل نہ ہونے پائے۔ شیطان کے حلقے میں جانے نہ پائے اور خدا کے دین کی خدمت چھوٹنے نہ پائے' بس جو بھی انسان ہے وہ انہیں میں آجائے' اللہ تعالیٰ کی رحمت کی جھولی میں آجائے۔

ایمان والوں کے ساتھ نہایت شفقت کرنے والا اور بہت مہربان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے ساتھ جو تعلق تھا' فکر تھی جو درد تھا اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے کہ وہ کس درجے کی تھی' بس یوں سمجھئے کہ جیسے ایک ماں کی ایک اولاد ہو' ماں کا ایک چھوٹا بچہ ہو' اکلوتا اور ساری زندگی کا سہارا اور سارے گھر کا چراغ' اس ماں کو جیسے اپنے بچے کی فکر ہوتی ہے اس کی ترقی سے خوشی ہوتی ہے' اس کی تکلیف سے تکلیف ہوتی ہے تو سمجھئے ایسا ہی تعلق ایک پیغمبر کو اپنی امت کے ساتھ ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ آپ کا تعلق تھا یہاں تک وہ لوگ جو مکہ کے رہنے والے تھے' ان میں سے بعض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز تھے اور بعض ان میں سے اہل شہر تھے مگر بدر میں قیدیوں کی حیثیت سے جب وہ پیش ہوئے تو نماز میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے چین رہے۔ نماز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عشق تھا' نماز میں جو مزہ ملتا تھا اور جو طمانیت ہوتی تھی' خدا کی طرف توجہ ہوتی تھی اس کا اندازہ ہم آپ کر ہی نہیں سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے' دنیا کی باتیں ہو رہی تھیں' وہاں کیسی باتیں ہوں گی' اچھی باتوں کے سوا وہاں اور کیا ہو سکتا تھا؟ اسلام کی تبلیغ کی باتیں' اسلام کو پھیلانے کی تدبیریں' کوشش اور علم قرآن وحدیث' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نماز کا جو مقام تھا' نماز سے جو تعلق تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے بے چین ہو کر بلال رضی اللہ عنہ سے کہتے: اے بلال! خدا کے لئے اذان دو تا کہ ہم کو سکون حاصل ہو' تا کہ ہم کو آرام ملے' بس نماز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق یہ تھا اور امت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو تعلق تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میں کبھی کبھی نماز میں ہوتا اور پیچھے سے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی' دل تو چاہتا کہ نماز لمبی کروں' دل کھول کر قرآن شریف پڑھوں' اپنے خدا کے سامنے خشوع وخضوع کے ساتھ لمبے لمبے سجدے کروں' خوب اس سے باتیں کروں' خوب اس سے دعائیں کروں' اس کا نام لوں' اچھی طرح سے اس کو پکاروں' راضی کروں اور مناؤں' لیکن اس بچے کی آواز کان میں آتی ہے اور میں سوچتا ہوں کہ اس کی ماں بھی نماز میں ہوگی۔ اس زمانے میں مسلمان عورتیں بھی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آتی تھیں اور وہ زمانہ فتنہ وفساد کا زمانہ نہیں تھا۔ خیر القرون کا زمانہ تھا' اس لئے عورتوں کو اجازت تھی کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ' اپنے باپ کے ساتھ' اپنی اولاد کے ساتھ وہ بھی اللہ کے گھر آئیں اور نماز پڑھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز میں ہوتا ہوں اور میرا اس وقت ارادہ ہوتا ہے کہ اپنے خدا سے دل کھول کر مانگوں گا' دل کھول کر دعائیں مانگوں گا' دل کھول کر قرآن شریف پڑھوں گا' اتنے میں کان میں ایک بچے کی آواز آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ شاید اس کی ماں نماز میں ہو اور اس کا دل بے چین رہے گا' اس کا دل نماز میں نہ لگے گا' وہ اپنے بچے کو جلد لینا چاہے گی' اس وقت میں نماز مختصر کر دیتا ہوں۔ بھائیو! اس سے بڑھ کر کیا تعلق ہوتا ہے؟ ہم کو نماز سے اس قسم کا تعلق کہاں ہے؟ جن لوگوں کو نماز سے تعلق ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کتنی بڑی قربانی ہے' یہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بڑی قربانی تھی' وہ نماز میں دنیا وآخرت سے بے خبر ہو جاتے تھے' آپ کو نماز میں بالکل یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس وقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے آپ اپنے خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر رونے' مانگنے اور گڑگڑانے میں مصروف رہتے' اس میں آپ ایک بچے کی آواز سے نماز کو مختصر کر دیتے تھے کیوں؟ اس لئے کہ اس کی ماں کو تکلیف نہ ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانو! میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص نے الاؤ روشن کیا' بہت ہی تیز آگ جلائی' جیسے کہ جنگلوں میں آگ ہوتی ہے۔ لوگ اس کے چاروں طرف بیٹھ کر تاپتے ہیں' برسات کی راتوں میں آپ نے دیکھا ہوگا آگ کے پاس کیا ہوتا ہے' پروانے آ آ کر گرتے ہیں' ہزاروں کی تعداد میں آ کر جمع ہو جاتے ہیں' ایک بتی روشن کر دیجئے بس کافی ہے' روشنی پھیلتے ہی خدا جانے کون ان کو خبر دیتا ہے' وہ آتے ہیں' امنڈ آتے ہیں' بادلوں کی طرح امنڈ آتے ہیں' وہ سب کے سب آگ میں آ کر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ تمہاری مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی نے الاؤ روشن کیا اور پتنگے آ کر اس پر گرنے لگے' اسی طرح سے تم جہنم کی آگ میں گرا چاہتے ہو' اے انسانو! تم جہنم کی آگ میں' دوزخ میں

باقی صفحہ 26 پر

دورِ حاضر کی ایک مثالی شخصیت

مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ کا واقعہ شہادت ایسا اچانک تھا‘ جس سے ذہنی وفکری دریچے سب بند ہوتے ہوئے نظر آئے‘ شہادت سے تین چار روز قبل ٹیلیفون پر اور بالمشافہ ملاقاتوں میں یہ احساس ہی نہیں تھا کہ یہ پُرخلوص اور محبت والی آواز دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ جائے گی۔

مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ ایک انتھک مجاہد تھے‘ ان کی زندگی کا ہر پہلو موجودہ دور کے جوانوں کے لئے نمونہ عمل ہے‘ وہ کوئی روایتی قسم کی مذہبی شخصیت اور مولوی نہ تھے‘ بلکہ دینی خدمات میں انہوں نے تجدیدی طریقوں کو اپنایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی پُرعزم شخصیت کا لوہا منوایا۔

مرحوم ایک ہمہ جہت شخصیت تھی‘ بیک وقت عالم بھی تھے‘ مفتی بھی تھے‘ سیاسی بھی تھے اور صحافی بھی تھے‘ موجودہ دور میں جس قسم کے عالم کی ضرورت ہے ان سب صفات کے حامل تھے‘ اپنی مختصری زندگی میں اتنا بڑا کام کر گئے جو عام طور پر ایسے ”اہل اللہ“ سے ہی ممکن ہوتا ہے جو ”موفق من اللہ“ ہوں۔

زندگی کے آخری ایام میں تو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی جلدی جلدی کام نمٹا رہا ہو‘ ان کے روز وشب کے پروگرام ایسے بھرپور ہوتے کہ ایک سیکنڈ بھی ضائع نہیں ہونے دیتے‘ ایک کام نمٹانے کے بعد دوسرے پروگراموں کی منصوبہ بندی ان کی زندگی کا اہم پہلو تھا۔ ویسے بھی وہ مسلسل سفر میں رہتے اور حالت سفر میں وہ دینی خدمات انجام دیتے رہے جو شاید کئی جماعتیں بیٹھ کر نہ کر سکیں‘ آرام نام کی کوئی چیز ان کی زندگی میں نہ تھی‘ بلکہ مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ کی زندگی کام‘ مسلسل کام‘ محنت اور جدوجہد سے عبارت تھی۔

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ”اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ“ کے تعلیمی اداروں کا قیام ہے‘ مرحوم نے خون پسینہ ایک کر کے اس تعلیمی نظام کو اس بام عروج تک پہنچایا جس کی مثال اس دور میں نہیں ملتی۔ اس نظام سے ہزاروں خاندانوں میں دینی انقلاب آیا‘ ہزاروں بچے بچیاں حافظ بن کر ”اقرأ اسکول“ کے دینی ماحول میں جدید تعلیم کے حصول میں مصروف ہیں۔

مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب

کراچی میں ”اقرأ کالج“ کا سلسلہ بھی شروع ہے‘ مرحوم کا ارادہ تھا کہ یونیورسٹی کی سطح تک اس کو بڑھائیں گے۔ کراچی سے گلگت وچترال تک ملک بھر میں پھیلا ہوا ۱۰۸ شاخوں پر مشتمل یہ نظام مرحوم کی مسلسل محنت اور جدوجہد کا ثمرہ ہے‘ الحاد ودہریت کے اس دور میں یہ ان کے ذوقِ سلیم کی دلیل ہے‘ شہادت سے چند دن قبل گلگت‘ بلگرام وغیرہ کے سفر میں قاری عتیق الرحمٰن اور قاری محمد ابراہیم ان کے ہمراہ تھے‘ ان کے بقول طوفان کی طرح دور دراز کی شاخوں کے دورے کر رہے تھے‘ تعلیمی جائزہ کے ساتھ تعلیمی مراکز میں مشکلات کے فوری ازالہ کے لئے ہر لحظہ کوشاں رہے‘ جس علاقہ میں جاتے پورے عملہ کو متحرک کر دیتے۔

مرحوم کو بزرگوں کی خدمت کا خاص ذوق تھا‘ آخرت میں نیکیاں جمع کرنے کے لئے اس ذریعہ کو اپنا مقصدِ زندگی بنایا ہوا تھا‘ مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ استاذ حدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی‘ ایک نازک مزاج بزرگ تھے‘ ان کی خدمت جس خلوص اور جانفشانی سے کی آج تک ہمیں یاد ہے‘ اس کے علاوہ مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ مفتی احمد الرحمٰنؒ مولانا فقیر محمدؒ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور آخر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی جو خدمت کی‘ اللہ تعالیٰ نے ان کے نامہ اعمال میں ڈھیروں نیکیاں جمع کر دی ہوں گی۔ رمضان ۱۴۲۳ھ میں جب عمرہ میں لاکھوں کا اجتماع تھا‘ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ کو مدینہ منورہ سے ۲۷/ رمضان کو عمرہ کے لئے لے گئے اور انتہائی محبت وخلوص سے ہجوم وسفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے وہیل چیئر پر بٹھا کر اور حرم کی دوسری چھت پر حضرت دامت برکاتہم کو طواف کرایا اور خود حضرت کی وہیل چیئر چلاتے ہوئے عمرہ مکمل کرایا۔

مرحوم کو حج وعمرہ کا خاص ذوق تھا‘ عرصہ سے حج اور رمضان میں عمرہ کا اہتمام کرتے‘ حج پر ساتھ جانے والوں کی بڑی خدمت کرتے‘ آپ نے ساتھیوں کا ایک ایسا نیٹ ورک تیار کر لیا تھا جو مرحوم

کے ساتھ ہر وقت حجاج و معتمرین کی خدمت میں شب و روز مصروف ہوتے‘ مرحوم کا قافلہ حجاج پوری دنیا کے علماء و صلحاء کا مرکز ہوتا‘ عرفات میں مرحوم اس قدر الحاح و زاری سے دعا کراتے کہ لوگوں کے دل لرز جاتے‘ حاضرین کی آنکھوں سے آنسو بہہ جاتے‘ یہ منظر ناقابل فراموش ہوتا‘ دیگر کمالات کی طرح تحریر میں بھی آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا‘ لکھنے کا سامان ہر وقت ساتھ ہوتا‘ مجلس میں چند منٹ بھی مل جاتے تو کسی موضوع پر مضمون لکھنے میں مصروف ہوجاتے اور تیز رفتاری سے مافی الضمیر کو سپرد قرطاس کرتے۔

روزنامہ ”جنگ“ میں اسلامی صفحہ کا اجراء بھی مرحوم کے ہاتھ سے ہوا اور لاکھوں قارئین کی ہدایت اور افادہ کا سبب بنا‘ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا سلسلہ ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ اس کے پس منظر میں بھی آپ کی محنت شامل تھی اور پھر کتابی شکل میں اس کی اشاعت بھی آپ کا کارنامہ تھا۔ حضرت لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد امام المجاہدین حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کے ذمہ یہ کام مرحوم کی کوششوں سے لگا اور پھر حضرت مفتی شامزیؒ کی شہادت کے بعد مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ اس کام کو بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

مجھے تو ان کی تحریر سے ایسی مناسبت ہوگئی تھی کہ جب بھی کسی اور کے نام سے ان کی تحریر سامنے آتی تو میں ان سے کہتا کہ یہ آپ کی تحریر ہے‘ جو کسی دوسرے کے نام سے آپ نے منسوب کی ہے۔ اس دور میں یہ کون کرسکتا ہے کہ محنت انسان خود کرے اور اس کی نسبت دوسرے کی طرف کرے؟

ختم نبوت کے لئے آپ نے زندگی وقف کی ہوئی تھی‘ مجلس کے بہت سے کام آپ نے نمٹائے‘ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور دیگر اکابر کا ان پر بہت اعتماد تھا۔ بیرونی اسفار کا انتظام‘ خصوصاً برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات‘ علماء کے ویزوں کے لئے بھاگ دوڑ‘ یہ سب کام مرحوم نے اپنے ذمہ لئے ہوئے تھے۔ برطانیہ میں آپ کے داخلے پر پابندی لگنے سے قبل سال میں کئی بار برطانیہ جانا ہوتا اور ختم نبوت کے سلسلہ میں مصروفیات رہتیں‘ سالانہ کانفرنس سے چند دن قبل برطانیہ پہنچتے اور پاکستان و ہندوستان سے گئے ہوئے علماء اور برطانیہ کے علماء کو ایسا متحرک کردیتے کہ چند دنوں میں پورے برطانیہ میں ختم نبوت کے کام کی ایک فضا بن جاتی۔ پورے ملک کے طوفانی دورے کرکے کانفرنس میں شرکت کے لئے علماء‘ خواص اور عوام کو تیار کرکے انگلینڈ کے اخبارات میں روزانہ ان دوروں کی خبریں ہر شہر سے شائع ہوتیں‘ بلکہ خبروں کی اشاعت مرحوم پر پابندی لگنے کے بعد بھی جاری رہی۔

۱۱/ستمبر کے واقعہ کے موقع پر آپ کو لندن ایئرپورٹ سے گرفتار کیا گیا‘ تفتیش کے لئے مختلف مراحل سے گزارا گیا اور پھر امریکا میں شکاگو ایئرپورٹ پر کئی دن تک تفتیش کی جاتی رہی‘ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرخرو کرکے رہائی عطا فرمائی۔ دوران تفتیش کے واقعات بڑے لطف سے بیان کرتے‘ برطانوی و امریکی انگریزی کے فرق کو بھی ظاہر کرتے‘ برطانوی اور امریکی اداروں کے ذریعہ گرفتار ہونے پر ان سے محبت کرنے والے انتہائی پریشان تھے‘ میں ان دنوں برطانیہ میں تھا‘ وہاں میں نے لوگوں کو ان کے لئے رو رو کر دعائیں کرتے ہوئے دیکھا‘ ملک میں جو دینی تحریکات ہیں مرحوم اخلاص سے ہر ایک کی خدمت کرتے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام سے تو خاص دلچسپی تھی‘ جمعیت علمائے اسلام سے خاص لگاؤ تھا‘ مختلف مدارس کی خدمت اور تعاون ان کی زندگی کا مشن رہا‘ یہ طریقہ انہوں نے اپنے مربی حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ سے سیکھا تھا‘ مختلف دینی ذہن رکھنے والے لوگ جب ناجائز مقدمات میں پھنس جاتے تو ان سے ہر قسم کا تعاون کرتے‘ مستحقین کی امداد میں خرچ سے دریغ نہ کرتے‘ افغان رہنماؤں سے دوران جہاد افغانستان قریبی تعلقات رہے‘ علماء کے وفود لیکر بارہا طالبان کے دور میں افغانستان جانا ہوا‘ ہر قسم کے تعاون کے ساتھ صائب مشوروں سے رہنمائی کرتے۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر‘ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ اور راقم کا کئی بار ان کے ساتھ افغانستان جانا ہوا۔ کمال یہ تھا کہ ہر تحریک میں آگے آگے ہوتے‘ لیکن اپنے آپ کو ظاہر نہ کرتے‘ اپنی ذات کو اخفاء میں رکھنا ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی‘ پورے ملک کی دینی شخصیات سے مسلسل رابطہ میں رہتے‘ آپ کے پاس ہر وقت چار پانچ موبائل فون ہوتے‘ جن کی مسلسل گھنٹیاں بجتی رہتیں اور ملک کے مختلف حصوں سے لوگ اپنے مسائل ذکر کرتے‘ چونکہ اصلاحی تعلق تھانوی سلسلہ سے تھا‘ اس لئے اکابر کے اس سلسلہ سے خاص تعلق رہا۔

آپ حضرت مولانا فقیر محمدؒ اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ تھے‘ آپ کے والد حاجی عبدالسمیع خانؒ کا تعلق مفتی محمد حسن لاہوریؒ سے تھا۔ مفتی احمد الرحمنؒ سے آپ کا قریبی تعلق رہا‘ اس لئے حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوریؒ کے خاندان سے آخر تک تعلقات نباہتے رہے۔

آپ کی کوشش ہوتی کہ مدارس میں حضرت تھانویؒ کے سلسلہ کے اصلاحی بیانات اور مجالس ذکر جاری رہیں‘ اہل اللہ سے تعلق کو بہت اہمیت دیتے‘ ہر

سفر میں جہاں علم ہوتا کہ کوئی اہل اللہ کسی قریبی علاقہ میں موجود ہے' ان کی خدمت میں حاضری دیتے اور دوسروں کو بھی حاضری کی تلقین کرتے۔ اقرأ روضۃ الاطفال (ٹرسٹ) کی ملک بھر میں شاخوں کی وجہ سے بار بار ان کے معائنہ اور کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے مختلف شہروں میں جانے کا موقع ملتا تو بزرگوں اور اہل اللہ کی زیارت و ملاقات ضروری سمجھتے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' مولانا نفیس شاہ الحسینی مدظلہ' حضرت مولانا ذاکر' حضرت مولانا عبدالجلیل وغیرہ حضرات کے پاس بار بار حاضر ہوتے اور دعائیں لیتے۔ اقرأ کی جس نئی شاخ کا افتتاح کراتے تو بزرگوں اور اکابر علماء کی دعاؤں سے کراتے۔ کہوٹہ اور کلر سیداں کی شاخوں کا افتتاح آخری دور میں حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ اور حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کی دعاؤں سے کرایا۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کو باوجود پیرانہ سالی کے چترال' گلگت' اسکردو' بٹگرام' ایبٹ آباد اور راولپنڈی کی شاخوں میں لے جا کر ان سے دعائیں کراتے۔ اکابر کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اتنی مقبولیت عطا فرمائی۔

آپ کی ایک خاص خوبی جو آج کل ناپید ہے' یہ تھی کہ کسی کے بارے میں کینہ' بغض و حسد بالکل نہ رکھتے' ہر ایک کے لئے ان کا سینہ پاک و صاف رہتا' اگر کسی سے کچھ مخالفت بھی ہو جاتی تو پس پشت ان کے ذکر سے دریغ کرتے' جب ان کو کہا جاتا کہ فلاں آپ کے بارے میں یہ کہہ رہا ہے تو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے اور کہتے کہ: "اگر میں بھی ان کی برائی شروع کردوں تو ہم میں اور دوسروں میں کیا فرق رہ جاتا ہے" احباب کے ساتھ نباہنے میں ان کا ایک خاص مخلصانہ سلیقہ تھا جو آج کے دور میں معدوم ہے۔

ویسے تو پہلے بھی جامعہ اسلامیہ کی مختلف تقریبات میں مرحوم کی شرکت ہوئی کہ یہ ان کی اپنی جگہ تھی اور ہر ہفتہ دو ہفتہ بعد آمد ہوتی' اس سال یعنی ۱۴۲۵ھ کے ختم بخاری شریف کے موقع پر باصرار اس تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی' آپ نے خطاب بھی فرمایا' بعد میں' میں نے اصرار کے ساتھ کہا کہ آخری دعا بھی آپ کریں گے وہ مسلسل انکار کرتے رہے' میں نے کہا کچھ لوگوں نے آپ کے ساتھ حج کیا ہے' ان کی خواہش ہے کہ دعا آپ کرائیں' لیکن تواضع کے اس پیکر نے اس کو منظور نہیں کیا۔ زندگی میں جمال غالب تھا' لیکن باطل کی مخالفت میں جلال کا آنا' آپ کی فطرت بنی ہوئی تھی۔ چند سال قبل ختم بخاری کی تقریب میں مختلف بین الاقوامی اور ملکی مسائل کے تناظر میں مرحوم کی تقریر میں غضب کا جلال تھا۔ میں ان کو "موفق من اللہ" کہا کرتا کہ نیکیوں کے کام میں آگے بڑھ کر محنت کرنا ان کی زندگی بن چکی تھی' میں ان کو کبھی کہتا کہ اتنی نیکیاں کیا کرو گے' کچھ ہمیں بھی دے دو۔ ہنس کر خاموشی اختیار کر لیتے۔

رمضان المبارک میں عمرہ کا معمول تھا' اس بار رمضان سے قبل ہی عمرہ ادا کر چکے تھے' پنڈی سے ہوتے ہوئے ملاقات کر کے کراچی گئے' دوسرے دن صبح فون آیا کہ میں آج شام کو عمرہ کے لئے جا رہا ہوں اور ایک ہفتہ بعد آ جاؤں گا۔ دعاؤں کی درخواست کی گئی تو کہا اسی لئے جا رہا ہوں۔

اخلاص و محبت کے اس پیکر کی کس کس صفت کا ذکر کیا جائے' آپ کے واقعہ شہادت نے ہمارے اذہان و افکار پر جو اثر ڈالا ہے اس کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔

مرحوم کی شہادت سے صرف کراچی ہی نہیں' بلکہ پورے پاکستان کی علمی و دینی فضا سوگوار ہوگئی ہے۔ ہماری تمنا ہے کہ مرحوم نے جو زبردست دینی خدمات انجام دی ہیں اور جو ادارے بنائے ہیں وہ کمزور ہونے کی بجائے مزید ترقی حاصل کریں۔ اقرأ کے سلسلہ میں مولانا مفتی خالد محمود اور مولانا مفتی مزمل حسین کاپڑیا ان کے بہترین ساتھی اور اس نظام کے بانیوں میں سے ہیں۔ نیز مرحوم ہر علاقہ میں ایسے لوگوں کو تربیت دے چکے ہیں جو اس تعلیمی نظام کو ترقی دینے میں اخلاص کے ساتھ ممد و معاون ثابت ہوسکیں گے۔ کراچی' لاہور' راولپنڈی وغیرہ میں اقرأ کی سالانہ تقریبات میں انتہائی محنت کرتے اور بچوں کی ان تقریبات میں چھوٹے طلبہ اور بچوں کی کارکردگی پر بہت خوشی کا اظہار کرتے' طبیعت میں عجیب شگفتگی تھی' بچوں کے ساتھ بچے' ہم عمروں کے ساتھ ہم عمر' بڑوں کے ساتھ بڑے' ہر ایک کے ساتھ ان کے مزاج و طبیعت کے مطابق گفتگو۔ پنڈی آمد پر سب بچوں سے محبت کا سلوک و اظہار' ہر بچے سے اس کی تعلیمی کیفیت کا استفسار' کھلونے دے کر بچوں کو خوش کرنا یہ سب مرحوم کی عجیب ادائیں تھیں۔

کام کرنے کے عجیب طریقے تھے' صبح سویرے جلدی جلدی مختلف امور نمٹاتے' اوقات تعلیم میں اقرأ کی شاخوں کے معائنہ کے لئے نکل جاتے' اقرأ والوں کو پتہ نہ ہوتا کہ کس وقت حضرت مفتی صاحب چیکنگ کے لئے آ جائیں۔

مرحوم کا حلقہ احباب پورے ملک میں اس قدر پھیل چکا تھا کہ مختلف شہروں میں علماء' صلحاء' تجار' ڈاکٹر' وکلاء اور صحافی ہر طبقہ کے لوگ ان سے وابستہ تھے' موبائل فون پر ہر شہر کے لوگ رابطہ کرتے رہتے۔

مرحوم کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے صلاحیت اور قابلیت عطا فرمائی ہے' سب حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہیں اور چھوٹے بچے بھی زیر تعلیم ہیں۔ مفتی محمد

بن جمیل اور حافظ محمد ثانی و دیگر بچے و بچیاں انشاء اللہ! اپنے عظیم باپ کے راستے پر چل کر ان کی خدمات کو چار چاند لگائیں گے۔

اقرأ کے نظام میں ان کے دستِ راست مولانا مفتی مزمل حسین' مولانا مفتی خالد محمود' مولانا قاری شبیر اور جناب داؤد ڈار صاحب سب ماشاء اللہ تجربہ کار' مخلص اور اس کام سے لگاؤ رکھنے والے حضرات ہیں' وہ اس مشن کو آگے بڑھانے میں انشاء اللہ! پورا پورا کردار ادا کریں گے۔

مرحوم کے بعض دوسرے امور میں ان کا تعاون مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب فرماتے تھے' ختم نبوت اور تحریری امور میں ان کی نیابت بہتر طریقہ سے کرسکیں گے۔

مرحوم نے تھوڑے دنوں میں بھرپور زندگی گزاری' دن رات دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا' میں ان کو "موفق من اللہ" کہتا کہ جس دینی کام میں ہاتھ ڈالتے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق شامل حال ہوجاتی۔

یہ بات علماء کی مجالس میں گردش کر رہی ہے کہ مرحوم کی شہادت کے پس پردہ کون سے عوامل کارفرما ہیں؟ اس ملک میں ایسے واقعات کے ملزم و مجرم کبھی نہیں پکڑے گئے کہ ان کے پیچھے بڑی زبردست لابیاں ہوتی ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے۔ یہ ظالم اللہ کی گرفت سے نہیں بچ سکیں گے۔ ذاتی طور پر اس حادثہ کو میں نے ایسا محسوس کیا جس کا اظہار الفاظ میں نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کی خدمات کو قبول کرکے اعلیٰ علیین میں اونچے سے اونچے مقامات سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

☆☆..........☆☆

بقیہ بین الاقوامی حالات

عوام کی ذمہ داری:

اس سلسلہ میں تیسری ذمہ داری عام مسلمانوں کی ہے، اگرچہ ہر ملک میں معدودے چند ملاحدہ، زنادقہ اور دشمن اسلام بے خائف و منحرف لوگ بھی موجود ہوتے ہیں، تاہم اسلامی ممالک جن میں بھاری اکثریت حلقہ بگوشانِ اسلام کی ہے، جو اسلام، مسلمانوں، دین و مذہب اور اسلامی اقدار کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتی ہے، اور اسلام و ایمان سے انحراف و روگردانی کو سب سے بڑا جرم اور گناہ تصور کرتی ہے، ان کے ذمہ بھی اس وقت بہت بڑی ذمہ داری کا بوجھ ہے۔

بلاشبہ حکمران اور علمائے اُمت اپنی جگہ مسئول ہوں گے اور ان سے اپنے اپنے دائرۂ کار میں کل قیامت کے دن سوال ہوگا کہ تم نے دین و مذہب، ایمان و عقیدہ اور اسلامی اقدار کے تحفظ اور دفاع اسلام کے سلسلہ میں کیا کیا فرائض انجام دیئے تھے؟ مگر اس کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں سے بھی مسئولیت ہوگی کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کیا تھا؟ لہٰذا اس مسئولیت سے بچنے کے لئے عوام کا فریضہ ہے کہ وہ بھی اپنے دائرۂ اختیار میں دشمن اسلام کی حفاظت کے لئے بھرپور کردار ادا کریں، اپنی، اپنے گھر والوں، بیوی بچوں کی اسلامی اُصول و آداب کے مطابق تربیت کریں، اپنے گھروں کو اسلامی تہذیب کا گہوارہ بنائیں،

دفاع اسلام کی اس جنگ میں اہل حق اور علمائے اُمت کی دعوت پر لبیک کہیں، باطل پرستوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے علمائے حق کا ہاتھ بٹائیں، ان کا ساتھ دیں۔ بلاشبہ عام مسلمانوں کی قربانیاں اسی وقت نتیجہ خیز ثابت ہوں گی جب وہ صحیح قیادت کے تحت کام کریں، اور صحیح قیادت علماً کی ہی ہوسکتی ہے۔

اس وقت باطل پرستوں کی کوشش اور سعی ہے کہ وہ عوام کو علماً سے بدظن کردیں، اور ان کو مختلف گروہوں میں بانٹ دیں اور انہیں معمولی معمولی نزاعات کا شکار کرکے تشتت و انتشار کا شکار کردیں۔

مسلمان نوجوانوں اور ماہرین فن کو چاہئے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو اپنی قوم و ملک کی خدمت کے لئے وقف کردیں، اگر ضرورت ہو تو حصول تعلیم کے لئے بیرون ملک ضرور جائیں، مگر فراغت کے بعد مغرب کی ترغیبات کو خاطر میں نہ لائیں، بلکہ ان کا یہ جذبہ ہونا چاہئے کہ روکھی سوکھی کھائیں گے مگر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کریں گے، چنانچہ ملائشین نوجوانوں اور مسلم برادری کا طرزِ عمل ہمارے لئے باعثِ تقلید ہونا چاہئے کہ وہ غیر ممالک کی بڑی بڑی ترغیبات کو پائے حقارت سے ٹھکرا کر صرف اور صرف اپنے ملک کی خدمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جبکہ دوسرے مسلم ممالک کے تعلیم یافتہ نوجوان اور ماہرین فن چند معمولی ٹکوں کے عوض اپنی صلاحیتیں مغرب کو فروخت کرکے براہِ راست نہ سہی، بالواسطہ مغرب کو مسلمانوں کے مقابلہ میں مضبوط کرنے کے جرم کے مرتکب ہورہے ہیں۔

اس لئے عوام کو اس غلیظ سازش کو پاس نہیں پھٹکنے دینا چاہئے، انہیں جان، مال، بیوی، بچوں، گھربار اور کاروبار سے زیادہ دین و دیانت اور مذہب و ملت کا تحفظ عزیز ہونا چاہئے۔ اگر عوام نے اس طرزِ عمل کو اپنالیا تو انشاً اللہ! باطل ان کے خلاف اپنے قدم نہیں جما سکے گا، وہ قوم کبھی ناکام نہیں ہوسکتی جس کے افراد اپنے اندر یہ جذبات رکھتے ہوں۔

اور یاد رکھئے! کسی ملک و قوم میں بیرونی سازشیں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتیں جب تک ان کو اندر سے باغی میسر نہ آجائیں، اگر آپ نے دشمن کے مقابلہ میں اس طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا تو انشاً اللہ فتح و کامرانی آپ کا، اور ذلت و شکست دشمن کا مقدر ہوگی۔ ☆☆

دوسری اور آخری قسط

آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی رپورٹ

انجینئر احتشام الٰہی ظہیر نے ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث پاکستان نے کہا کہ مذہب کے خانہ کے خاتمہ کی سازش کے حوالہ سے گزارہے۔ علامہ اقبال نے کہا تھا:

افغانیوں کی غیرت دین کا ایک ہی ہے علاج
کہ ملا کو کوہ و دمن سے نکال دو

اقبال نے عالم اسلام کے دو مرکز قرار دیے۔ افغانستان اور عرب۔ امریکا نے پہلے' پہلے مرکز کو بلڈوز کیا' دوسرا مرکز تباہ کرنے کے لئے قادیانیوں کو آلہ کار بنایا گیا ہے۔ یہ یہود و نصاریٰ کو خوش کرنے کے لئے قادیانیوں کو سرزمین حجاز میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ قوم وہ قوم ہے جو احمد ابن حنبلؒ' ابو حنیفہؒ' سیدین شہیدین کی ماننے والی ہے' مولانا حکم کریں انشاء العزیز:

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

تم ختم نبوت' حدود آرڈی نینس' تحفظ ناموس رسالت' سمیت تمام قوانین ختم کرنا چاہتے ہو۔ مفتی بدایونی' مفتی جعفر حسین' مفتی محمود' علامہ انور شاہؒ کی اولاد قادیانیوں اور ان کے سرپرستوں کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں' اور جب تک پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوتا ہماری تحریک جاری رہنی چاہئے۔

جمعیت علمائے اسلام آزاد جموں و کشمیر کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد نذیر فاروقی نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد و اساس ہے۔ اس کی بنیاد پر تحریک چلائی جائے تا کہ ملک کی دینی اساس محفوظ رہ سکے۔ آزاد کشمیر عوام کی طرف سے تعاون کے لئے یقین دہانی کرائی۔ ۲۴/ دسمبر کو ملک بھر میں یوم احتجاج کیا جائے گا اور انشاء اللہ العزیز کشمیر کے پہاڑوں سے بھی بھرپور آواز بلند ہوگی۔

مولانا سید محفوظ مشہدی جنرل سیکریٹری متحدہ مجلس عمل پنجاب نے بروقت کانفرنس پر منتظمین کانفرنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ان مسائل کو

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

منوانے کے لئے گلی کوچوں میں پھیل کر بھرپور جدوجہد کریں گے اور اضلاع اور تحصیلوں تک پھیلائیں گے۔

انجینئر حمید الدین المشرقی صدر خاکسار تحریک نے کہا کہ جب دینی قوتوں نے اکٹھے ہو کر کسی موضوع پر تحریک شروع کی تو کامیابی نے قدم چومے' میں تمام مذہبی رہنماؤں سے گزارش کروں گا کہ قیام پاکستان کے وقت نعرہ نامکمل تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ جبکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مکمل نعرہ ہے' ہمیں حزب اللہ بن کر دین اسلام کی تحریک چلانا ہوگی۔ خاکسار تحریک کی طرف سے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

مولانا سید عبدالمجید ندیم نے کہا اگر قریب وقت تک یہ مسئلہ حل نہ کیا گیا تو ملک بھر میں ختم نبوت کے تحفظ کی کانفرنسیں کریں گے۔ یہ بل پیش نا قابل تحسین ہے۔ قادیانیوں کی کارکردگی اور سازشوں کا توڑ کر کے اپنے گردو پیش کے بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کریں گے۔

مولانا عبدالمالک خان ایم این اے صدر رابطۃ المدارس نے کہا کہ یہ اجتماع مبارک ہے' یہ کامیابی کی نوید ہے' حضرت خواجہ خان صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مبارکباد کی مستحق ہے۔ پرویز مشرف اسلامی اقدامات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں' پاسپورٹ میں انگلش میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اسلامی اقدار کا مذاق بند کرایا جائے۔

حاجی نواز رضا خان پاکستان فیڈریشن یونین آف جرنلسٹ نے اخبارات کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری نے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

علامہ جلیل نقوی نے کہا کہ جو تمام قراردادیں پیش کی گئی ہیں میں ان کی تائید کرتا ہوں۔ جمعیت علمائے اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

مفتی محمد رویس خان کشمیری نے کہا کہ میڈیا مہم چلائی جائے تا کہ عوام کی ہمدردیاں حاصل کی جا سکیں۔

علامہ شبیر احمد ہاشمی نے تجویز پیش کی کہ:

(۱) ہماری تحریک وردی میں تحفظ ختم نبوت کو شامل کیا جائے (۲) ضلعی مقامات پر ختم نبوت کونشن رکھے جائیں (۳) ہر ضلع کو متحدہ مجلس عمل کی تمام شاخیں کم از کم تین سو تیرہ ختم نبوت سے متعلق ہوں (۴) امریکا میں پاکستان کا سفیر جہانگیر کرامت قادیانی ہیں' یہ اعجاز الحق نے مولانا نورانی کو بتلایا' لہٰذا اسے علیحدہ کیا جائے (۵) فوج میں قادیانی افسروں کو نکالا جائے (۶) اسلام شرک کو قبول نہیں کرتا' ایسے ہی شرک فی النبوۃ بھی قبول نہیں۔

مولانا محمد خان لغاری نے کہا کہ: (۱) پاکستانی فوج کا موٹو جہاد فی سبیل اللہ ہے' قادیانی جہاد کو نہیں مانتے لہٰذا انہیں پاکستان فوج سے نکالا جائے (۲) حرمین شریفین میں قادیانی داخل نہ ہوسکیں ایسے دوسرے ممالک سے قادیانی عمرہ کے لئے جاتے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سعودیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ باہر سے آنے والے پاکستانیوں سے حلفیہ بیان لے۔ (۳) مسئلہ کشمیر میں پرویز مشرف کو یوٹرن لینے کی مذمت کرتا ہے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مسئلہ کشمیر کو حل کیا جائے۔

آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر سید نصیر الدین شاہ گولڑوی نے اپنے پیغام میں تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ مذہب ہی مسلم اور غیر مسلم کے درمیان شناخت ہے لہٰذا پاسپورٹ میں مذہب کے اضافہ کا مطالبہ کیا جائے۔

مولانا عبدالغفور حقانی مجلس علماء اہلسنت' ڈاکٹر جہانگیر شجاع ورلڈ پاسبان ختم نبوت' مولانا اشرف علی جمعیت اشاعت التوحید' مولانا فیروز الدین ہزاروی انچارج شعبہ مذہبی امور اے آر ڈی' مولانا عبدالرشید ترابی سابق امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر' مولانا محمد الیاس چنیوٹی صدر پاکستان شریعت کونسل پنجاب نے بھی خطاب کیا۔

مولانا اللہ وسایا مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا کہ صرف ۲۴/ دسمبر کے یوم احتجاج کا فیصلہ کافی نہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے کاسہ گدائی پھیلا کر بھیک مانگتا ہوں کہ آپ آئندہ اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کی کال دیں۔

علامہ غلام رسول راشدی ناظم اعلیٰ جمعیت اتحاد العلماء پاکستان نے کہا کہ احتجاج کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک پرویزی حکومت غلط اقدامات واپس نہیں لے لیتی۔

قاری گل رحمن ایم این اے کراچی نے کہا کہ: (۱) ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان لکھا جائے اسلامی اقدار کا مذاق اڑانے والا مسلمان بھی رہتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو اس کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنا چاہئے (۲) پاسپورٹ میں ماں کا نام لکھنے کی مذمت کی کہ اگر حکومت کے اندر اگر کوئی بغیر باپ کے ہے تو وہ پوری قوم کے متعلق یہ تاثر قائم نہ کرے' لہٰذا حسب سابق پاسپورٹ سمیت تمام دستاویزات میں حسب سابق باپ کا نام ہی برقرار رکھا جائے۔

مولانا سید امیر حسین گیلانی نے کہا کہ پرویز مشرف کے پیدا کردہ مسائل کے خلاف تحریک کو منظم کیا جائے۔

مولانا محمد اکرم طوفانی نے مجلس کی طرف سے تعاون اور شکریہ کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر عزیز اللہ نیازی نے کہا کہ سینیٹ میں تحریک جمع کرادی گئی ہے۔

مولانا سیف اللہ سیفی مری نے کہا کہ ۲۴/ دسمبر سے پہلے اسلام آباد میں احتجاج کرتے ہوئے پریزیڈنٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کیا جائے۔

قاضی حسین احمد نے کہا کہ پورے ہاؤس میں متفقہ رائے موجود ہے کہ محبت رسولؐ جو مرکز محبت و عقیدت کے نام پر جمع ہیں۔ دین و دنیا الگ الگ چیز نہیں' پوری روئے زمین پر امریکا کا نظام چل رہا ہے اس نظام کا خاتمہ ضروری ہے' آپ کے اتحاد کا مقابلہ کوئی طاقت نہیں کرسکتی' غیر اسلامی سیکولر ڈکٹیٹر مسلط ہے' اس کے اختیار کا منبع ہے فوج کا چیف آف آرمی اسٹاف ہوتا ہے۔ اسلامی اقدار کا مذاق اڑایا جارہا ہے' پاکستان کی سمت قبلہ کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔

مولانا فضل الرحمٰن کا آخری خطاب:

میں ایک بار پھر تمام شرکاء کانفرنس' علمائے کرام' مشائخ عظام' زعمائے ملت' صحافی' دانشوروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ملک میں درپیش اہم مسئلہ پر یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور اس نازک موقع پر آپ نے قوم کی رہنمائی کی میں اس کامیابی پر تمام حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسلام کا تصور عقیدۂ ختم نبوت اور جہاد سے وابستہ ہے۔ فرنگی استعمار نے مرزا قادیانی کی خدمات حاصل کرکے نئے دین کا تصور پیش کیا۔ برصغیر کے علمائے کرام اور تمام مکاتب فکر نے متفقہ طور پر اس کی سرکوبی کی آج عالمی استعمار دو چیزوں پر حملہ آور ہے۔ ایک امت مسلمہ کا تصور ان کے ایجنڈا کا بنیادی حصہ ہے کہ اس تصور کو ختم کیا جائے دوسرا جہاد کا تصور ختم کردیا جائے۔ امت مسلمہ کو منتشر کرنے کے لئے ہمارے حکمران سب سے پہلے پاکستان اور جہاد کو دہشت گرد قرار دیا جارہا ہے۔ عالمی سیاسی منظرنامے' لوگوں کے مذہبی حق کو دبایا جارہا ہے اور امت مسلمہ کو دین اسلام سے وابستگی کی سزا سیکولر ذہن کو فروغ دیا جارہا ہے۔ عالمی استعمار کے ایجنڈے کی تکمیل کے لئے پاکستانی فوج کو استعمال کیا جارہا ہے۔ پاکستان کے تشخص کو

ختم کرکے انسداد توہین رسالت کے قانون پر ضرب لگائی اور اسے غیر موثر کیا' حدود شرعیہ کے قوانین کے ختم کرنے کا واضح عندیہ دیا' پاکستانی تعلیم کو سیکولر بنیادوں پر استوار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے' داڑھی اور پردہ سمیت اسلامی اقدار کا مذاق اڑایا جارہا ہے' پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرکے پاکستان کے اسلامی تشخص اور قادیانیت کے حساس مسئلہ سے صرف نظر کرنے کی کوشش کررہا ہے' وردی کا مسئلہ یا پاسپورٹ کا مسئلہ وردی کے حوالہ سے ہمارا موقف سیاسی محاذ پر ہے' لیکن آج آل پارٹیز کانفرنس کے خیالات اور متفقہ موقف سامنے آیا ہے اسے پریس کانفرنس میں رکھنا چاہتا ہوں۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ کی بحالی کے بغیر کسی صورت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس اقدامات کے پیچھے عوامل اور اقدامات کے پیش نظر رابطہ کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا' جس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ آخر میں مولانا فضل الرحمن نے درج ذیل قرارداد اور فیصلہ پڑھ کر سنایا:

امت مسلمہ کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ کرنے کے لئے مسلمانان عالم کا یہ متفقہ اور دیرینہ مطالبہ تھا کہ قادیانی چونکہ ختم نبوت کے اجماعی عقیدے کے منکر ہیں' اس لئے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ سوسالہ طویل جدوجہد کے بعد بالآخر پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت تسلیم کرکے یہ مطالبہ پورا کردیا اور اس کے مقتضیات کو پورا کرنے کے لئے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ رکھ دیا گیا اور ہر شہری کو پابند کردیا گیا کہ وہ حلفیہ بیان کے ذریعہ یہ وضاحت کرے گا کہ وہ قادیانی یا بقول ان کے احمدی نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کا نام بطور مسلمان شناختی کارڈ یا پاسپورٹ میں درج ہوسکے گا۔

اب موجودہ حکومت نے پاکستان کو سیکولر (لادین) ریاست بنانے کے ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کردیا ہے تاکہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں دوبارہ گھسنے کا موقع فراہم کردیا جائے۔ حکومت نے بین الاقوامی طور پر پاسپورٹ کے خانوں کا حوالہ دے کر اپنی بدنیتی کو چھپانے کی کوشش کی ہے' حالانکہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کا جو پس منظر پاکستان میں موجود ہے وہ کسی دوسرے ملک میں نہیں ہے۔ پاکستانی پاسپورٹ میں پچیس سال سے مذہب کا خانہ موجود تھا' اس کو ختم کرنے پر اصرار ملک کو اس کے نظریاتی اساس سے ہٹانے اور اسے ایک لادینی ریاست بنانے کے ارادوں کی غمازی کرتا ہے' اس سے قبل حکومت اسکولوں اور کالجوں کے نصاب سے قرآن وسنت پر مبنی جہادی تعلیمات کو نکالنے اور دینی مدارس کے نصاب اور نظام کو حکومتی تحویل میں لینے کے لئے متعدد کوششیں کرچکی ہے۔ پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو نکالنے کی موجودہ کوشش ایک گھناؤنی سازش کا پیش خیمہ ہے۔

یہ کانفرنس پوری قوم سے اپیل کرتی ہے کہ حکومت کو پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے پر مجبور کرنے کے لئے بروز جمعہ ۲۴/ دسمبر کو ہر چھوٹے بڑے شہر اور قصبات میں ملک گیر مظاہرے کئے جائیں۔ اس دن خطبات جمعہ میں قادیانیوں کی سازش سے پردہ اٹھانے کے لئے تمام خطباء اس موضوع پر مساجد میں اظہار خیال کریں۔

قرارداد مذمت آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی سرگرمیاں:

آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں شریک تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کا یہ نمائندہ اجتماع' آزاد کشمیر میں بالعموم آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی میں بالخصوص قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کیا جائے اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر فوری پابندی عائد کی جائے۔ نیز حکومتی سرپرستی میں کوٹلی میں قادیانی جو شعائر اسلام استعمال کرتے ہوئے اپنی ارتدادی سرگرمیاں اور عبادت گاہ کو مساجد کا عنوان دیتے ہیں۔ تعلیم اور ویزے کے عنوان سے نوجوانوں کو مرتد بنانے کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے۔

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون:745573

بین الاقوامی حالات اور ہماری ذمہ داری

اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے، مسلمان اور اسلام کو... نعوذ باللہ... گالی کا درجہ دینے کی ناپاک کوشش کی جارہی ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملتِ کفر کے نزدیک مسلمان ہونا ہی سب سے بڑا ”جرم“ ہے، اس لئے مغرب کے ہاں اسلام کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی اس کا حریف اور مدمقابل ہے، جس طرح مغرب اور یہود و نصاریٰ کے لئے اسلام ناقابلِ برداشت ہے، ٹھیک اسی طرح ان کے ہاں مسلمان بھی ناقابلِ برداشت اور قابلِ گردن زدنی ہے۔

مسلمان خواہ کسی بھی خطے، علاقے اور زبان کا ہو، ناقابلِ برداشت ہے... چاہے وہ امریکہ کا ہو یا برطانیہ کا، فرانس کا ہو یا جرمنی کا، ناروے کا ہو یا اٹلی کا، اس کا تعلق ہندوستان سے ہو یا افغانستان سے، وہ عربی ہو یا عجمی، ایرانی ہو یا عراقی، یورپی ہو یا افریقی، ہندی ہو یا یونانی، غرض کہیں کا ہو... وہ مجرم، دہشت گرد، باعثِ نفرت اور قابلِ گردن زدنی ہے... اس لئے کہ... وہ کفر کا باغی ہے، اور باغی کی سزا موت ہے۔

انسانی حقوق کے دعویدار ممالک اور ”حقوق، حقوق“ کی مالا جپنے والی دنیا بھر کی اسلام دشمن تنظیموں کے ہاں جانوروں، پرندوں، کتوں، بلیوں حتیٰ کہ جنگلی درندوں اور خنزیروں تک کے بھی حقوق ہیں، لیکن افسوس! کہ کسی مسلمان کے ان کے ہاں کوئی حقوق نہیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

دنیائے کفر کے نزدیک مسلمانوں کو جانوروں کی طرح مادرزاد ننگا کر کے آہنی پنجروں میں بند کرنا، ان پر کتے چھوڑنا، ان کے سامنے ان کی عفت مآب بہنوں، بیٹیوں، بیویوں اور ماؤں کے ساتھ حیاسوز سلوک کرنا اور ان کی عزت و عصمت تار تار کرنا اور مرد و زن کے عریاں جسم کے نازک حصوں کو سگریٹ سے داغنا اور الیکٹرک شاک لگانا نہ صرف جائز ہے بلکہ عین انصاف ہے، کیونکہ ان کے نزدیک ہر مسلمان ”مجرم“ ہے اور ان کا ہر ”مجرم“ مجرموں کے کٹہرے میں لاکھڑا کرنے کے قابل ہے، اور وہ کسی رو رعایت کا مستحق نہیں۔

بالفرض اگر مغرب کو اس کا شبہ بھی ہو جائے کہ فلاں خطے اور ملک کا فلاں فرد، افراد یا مسلمان، بچشمِ بدڈور! ہمارے جبر و تشدد کے نظام کے خلاف ہیں، یا یہود و نصاریٰ کے مفادات کے خلاف لب کشائی ایسے ”جرم“ کے مرتکب ہیں، یا کم از کم ہماری انسانیت کش پالیسیوں سے متفق نہیں، تو وہ نہ صرف انہیں اپنے استبدادی شکنجہ میں جکڑ کر نشانِ عبرت بنانے کو پہنچ جاتا ہے، بلکہ وہ اس پورے ملک اور خطے پر آگ و آہن کی بارش کر کے اسے کھنڈرات میں تبدیل کر دیتا ہے۔

الجزائر، بوسنیا، چیچنیا، لبنان (بیروت)، فلسطین، افغانستان اور اب عراق کی بربادی اور مسلم اُمہ کا قتلِ عام اس درندگی کی عملی مثالیں ہیں۔

دور جانے کی ضرورت نہیں، اپنے گرد و پیش کا ہی جائزہ لے کر دیکھئے تو قدم قدم پر آپ کو مغربی استعمار کے مظاہر نظر آئیں گے۔

اگر کوئی شخص دلِ دانا اور چشمِ بینا رکھتا ہے تو اُسے انسانی تاریخ کے ماضی و حال کے جھروکوں سے روزِ روشن کی طرح کھلی آنکھوں نظر آئے گا کہ اس مقتل گاہ میں کتنے بے قصور اپنی جان، مال، عزت، آبرو حتیٰ کہ اپنے وجود کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں، کتنی آزاد اسلامی ریاستیں اور مسلمان ممالک ایسے تھے جو محض اس لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے کہ وہ مغرب کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے تھے، یا ان کے پروگرام سے متفق نہیں تھے، وہ ظلم کو ظلم کہتے اور ناجائز کو ناجائز باور کراتے تھے۔

کوئی بتلائے! کہ اسپین، اُندلس، غرناطہ، سمرقند، بخارا وغیرہ کا کیا قصور تھا؟ کہ ان سے اسلام اور اسلامی آثار کھرچ کھرچ کر صاف کرنے کی کوشش کی گئی...؟ یہاں تک کہ آج ان میں سے بہت سے اسلامی ممالک اور اسلامی تعلیمات کے مراکز کے نام تک سے ہماری نئی نسل اور مسلم برادری ناآشنا ہے۔

خیر یہ تو قصۂ پارینہ ہو چکا، اور اب اس پر کوئی آنسو بہانے والا بھی نہیں رہا، لیکن کیا فلسطین و کشمیر، افغانستان و عراق اور بوسنیا و چیچنیا میں بہنے والا گرم اور تازہ لہو بھی کسی کو دکھائی نہیں دیتا؟

کیا کبھی کسی نے غور کیا کہ آخر ہر جگہ مسلمان

ہی کے گلے پر چھری کیوں پھرتی ہے؟ ہر گولی کا نشانہ اسلام کا شیدائی ہی کیوں بنتا ہے؟ کیا ان اندھی گولیوں کو مغرب کی "برکت" سے دیکھنے والی آنکھیں میسر آگئی ہیں؟ اگر نہیں تو اس دنیا میں بسنے والے کروڑوں یہودی، عیسائی، پارسی، ہندو اور لامذہب ان سے کیسے محفوظ ہیں؟ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں کو چن چن کر ختم کرنے کے پروگرام پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور ان کی عددی کثرت کو قلت میں بدلنے کے ناپاک منصوبہ اور بھیانک پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعی کی جارہی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس وقت دنیا بھر میں مسلمان مظلوم و مقہور اور زخموں سے چور چور ہے، ان کی صدائے مظلومیت سے زمین و آسمان میں کہرام ہے، مگر انسانیت نما درندے اس سے ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔

غیروں سے کیا شکایت! نام نہاد "اپنے" بھی منقار زیر پر ہیں، بلکہ چشم بددور! وہ خود ان کی ہاں میں ہاں ملانے میں فخر محسوس کرتے ہیں، جبکہ بہت سے محروم القسمت تو اپنی بے حسی، بزدلی، بے غیرتی اور مفاد پرستی کے پیش نظر بین الاقوامی استعمار اور مغربی طاقتوں کے زرخرید غلام کا کردار ادا کر رہے ہیں، چنانچہ وہ اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں اسلامی حریت فکر اور آزادیٔ ضمیر کے علم برداروں کو چن چن کر ختم کر رہے ہیں یا پھر ان کو پکڑ پکڑ کر اغیار کے حوالے کر رہے ہیں، دوسرے لفظوں میں وہ استعماری پروگرام کو ترویج دینے، اسلامی اقدار کی راہ روکنے، مسلمانوں کو ذلیل و رسوا اور کفار کو خوش کرنے کو کامیابی کا زینہ سمجھتے ہیں۔

اس لئے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ موجودہ صورت حال کا ذمہ دار جہاں مغربی استعمار ہے، وہاں اس سے بدترین توسیع پسندانہ پروگرام کی ترویج میں میر جعفر و صادق جیسے ضمیر فروشوں کی کاوشیں بھی شامل ہیں۔

اس وقت دنیا بھر کے مسلمان کفار کے لئے تر نوالہ ہیں، اور وہ اس پر ٹوٹے پڑ رہے ہیں، بلکہ اس کو ہڑپ کرنے کے لئے ایک دوسرے کو دعوت دے رہے ہیں، بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مسلمانوں کی موجودہ صورت حال پر صدفی صد صادق آتا ہے کہ:

"عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاٰکِلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِہَا. فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ! وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ، وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَہَابَۃَ مِنْکُمْ، وَلَیَقْذِفَنَّ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَہْنَ! فَقَالَ قَائِلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا الْوَہْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاہِیَۃُ الْمَوْتِ!"

(ابوداؤد ص:۵۹۰)

ترجمہ:...... "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ وقت قریب آتا ہے جبکہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لئے (مل کر سازشیں کریں گی اور ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رُعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں "بزدلی" ڈال دیں گے! کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت!"

مسلمانوں کی موجودہ بے بسی، مظلومیت، مغلوبیت اور مقہوریت کی صورت حال میں جہاں مغرب کے جبر و تشدد، قتل و غارت، دہشت گردی، اسلام دشمنی اور مسلم کش پالیسی کا دخل ہے، وہاں مسلمان حکمرانوں کی بے حسی، بے غیرتی، بے حمیتی، راحت طلبی، خود غرضی، مفاد پرستی، وہن و بزدلی اور عقیدۂ آخرت پر ایمان و یقین کی کمی کے علاوہ مسلمانوں کی بدعملی، فسق و فجور، عریانی و فحاشی، راگ رانگی، گانے باجے کی ترویج، مغربی تہذیب و تمدن میں اغیار کی نقالی، رہن سہن، لباس، پوشاک غرض ہر چیز میں اُستاذ مغرب سے ہدایات لینے اور قدم بقدم اس کی اتباع کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔

جہاں تک اسباب و وسائل اور مسلمانوں کی تعداد کا تعلق ہے، مسلمانوں کو بحمداللہ کسی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے، خیر سے اس وقت مسلمان ممالک کی تعداد چھپن (۵۶) سے زائد ہے، اسی طرح وہ افرادی قوت کے اعتبار سے بھی ڈیڑھ ارب کے لگ بھگ ہیں۔

معدنی ذخائر، تیل، گیس، سونا، چاندی، لوہا، تانبہ اور کوئلہ وغیرہ کے علاوہ کپاس، گنا اور اناج کے اعتبار سے مسلمان کسی کے محتاج نہیں، حتیٰ کہ بعض شعبوں میں مسلمان دنیا بھر میں ممتاز نظر آتے ہیں، پھر

جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے بھی سوائے چند ایک کے قریب قریب تمام مسلمان ممالک کو گرم سمندر میسر ہے، جبکہ نہری اور آب پاشی کا موثر نظام بھی مسلمان ممالک کے پاس ہے، ایسے ہی تمام بنیادی ضرورتوں کے علاوہ مالی وسائل، اقتصادی ذرائع، معدنی ذخائر و درآمد و برآمد، نقل و حمل اور طلب و رسد کے اسباب و ذرائع سے بھی مسلمان ممالک مالا مال ہیں۔

ہمارے خیال میں مسلمانوں کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے، اگر کچھ کمی ہے تو ہمت و جرأت، فہم و فراست، اتحاد و اتفاق، ایثار و قربانی، جہد و مجاہدہ، خلوص و اخلاص، بے نفسی و بے غرضی، سیاسی حکمت و بصیرت، عقل و تدبر، غور و فکر، شعور و آگہی، معاملہ فہمی اور دوست و دشمن کے امتیاز کی کمی ہے۔

اس لئے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ موجودہ صورت حال کا ذمہ دار کوئی خاص طبقہ، ملک و قوم نہیں، بلکہ ہم سب ہی اس کے ذمہ دار ہیں، جس طرح حکمران اس کے ذمہ دار ہیں، ایسے ہی علماً اور عوام بھی اس کے ذمہ دار ہیں، لہٰذا ان ہر سہ طبقات کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس گھمبیر فضا اور جاں گسل مرحلہ سے نکلنے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہئے، اگر خدانخواستہ ہم اس کی ذمہ داری کا ایک دوسرے پر الزام دھرتے رہے اور اس کے لئے کوئی موثر حکمتِ عملی طے نہ کی، تو نہ صرف یہ کہ اس کا فائدہ دشمن کو ہوگا، بلکہ ہمیں دنیا کے نقشے سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا جائے گا۔

حکام کی ذمہ داری:

چونکہ حکمران اور اربابِ اقتدار، عوام اور قوم کے لئے نمونۂ عمل ہوتے ہیں، ان کے قول و فعل، طرزِ عمل اور دین و مذہب پر عوام اپنے دین و مذہب کی بنیادیں قائم کرتی ہیں، کیونکہ "الناس علی دین ملوکھم" (لوگ اپنے حکمرانوں کے دین و مذہب پر ہوتے ہیں) ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔

اس لئے موجودہ صورت حال کے پیش نظر مسلم حکمرانوں کو درج ذیل نکات کو ملحوظِ خاطر رکھنا اور اس کا اہتمام کرنا چاہئے کہ:

۱:... مسلمان حکمرانوں کو ارشادِ الٰہی:

"وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ." (الانفال:۶۰)

ترجمہ:... "اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اُس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر۔"

کو سامنے رکھتے ہوئے کفار سے مقابلہ کی ہر ممکن تیاری کرنا چاہئے اور ہر طرح کے چھوٹے، بڑے ہتھیار اور اسلحہ بنانے، ان کو جمع کرنے اور چلانے میں مہارت حاصل کرنا چاہئے، اگر مسلمانوں نے اس قرآنی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا تو اہلِ کفران کو تر نوالہ نہیں سمجھیں گے۔

۲:... مسلمان ممالک کے سربراہان کو دوست و دشمن کی پہچان کرنا چاہئے اور کفار کو اپنا رازدار یا دلی دوست نہیں بنانا چاہئے، اس لئے کہ ارشادِ الٰہی ہے:

"لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ......" (آل عمران:۲۸)

ترجمہ:... "نہ بناویں مسلمان کافروں کو دوست مسلمانوں کو چھوڑ کر، اور جو کوئی یہ کام کرے تو نہیں اس کو اللہ سے کوئی تعلق۔"

گویا جو قوم و ملک اور مسلم سربراہ کفار سے دلی دوستی رکھے گا وہ اللہ کی مدد سے محروم رہے گا۔

۳:... کفار سے مسلمانوں کو قطعاً خیر خواہی و نفع کی توقع نہیں رکھنا چاہئے، بلاشبہ کفار کبھی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ، قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ." (آل عمران:۱۱۸)

ترجمہ:... "اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف میں رہو، نکلی پڑتی ہے دشمنی ان کی زبان سے اور جو کچھ مخفی ہے ان کے جی میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے، ہم نے بتا دیئے تم کو پتے اگر تم کو عقل ہے۔"

چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ اس سے دھوکا لگا ہے کہ فلاں، فلاں مغربی ملک اس کا "حلیف" ہے اور وہ اس کی مدد کرے گا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں پر ایسا کوئی مرحلہ آیا ان کے نام نہاد "دوست" ملکوں نے ان کی مدد کے بجائے خود ان کی جڑیں کاٹی ہیں۔

۴:... مسلمان ممالک کو آپس میں اتحاد و اتفاق، خلوص و اخلاص اور محبت و اعتماد کی فضا قائم کرنا چاہئے، مفاد پرستی، خود غرضی، قومی، وطنی اور لسانی عصبیت کو قریب نہیں آنے دینا چاہئے، بلکہ مسلمانوں کا تشخص صرف اور صرف اسلام ہونا چاہئے، اگر اس اتحاد و یکجہتی کو اپنایا گیا تو مسلم اُمہ کا پوری دنیا پر رُعب اور

شوکت ہوگی، نہیں تو مسلمانوں کی ہوا اُکھڑ جائے گی، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے: "وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ" (اور نزاع مت کرو ورنہ کم ہمت ہوجاوٴ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی)۔

۵:… مسلمانوں کو سستی، کاہلی، بزدلی، بے دینی اور ڈر، خوف کے بجائے قوت و ہمت، جرأت و شجاعت اور ایمان و ایقان کا مظاہرہ کرنا چاہئے، اگر مسلمانوں نے ڈر، خوف، سستی، کاہلی کو پاس نہ آنے دیا اور ایمان و ایقان کا مظاہرہ کیا تو فتح و کامرانی اور عظمت و سربلندی ان کے قدم چومے گی، ملاحظہ ہو ارشادِ الٰہی ہے:

"وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔"

(آل عمران:۱۳۹)

ترجمہ:… "اور سست نہ ہو اور نہ غم کھاوٴ اور تم ہی غالب رہوگے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔"

۶:… مسلمان حکمرانوں کو مغرب کو راضی کرنے اور اپنے آپ سے "انتہاپسندی" کا لیبل ہٹانے کے لئے کچھ زیادہ مصالحت پسند اور "لبرل" بننے کی کوشش و حماقت نہیں کرنا چاہئے، بلاشبہ موجودہ دور میں مسلمان حکمرانوں کی بے وقعتی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے دین و مذہب اور ملک و ملت سے محض اس وجہ سے رشتہ محدود کرلیا ہے کہ کہیں انہیں "رجعت پسند" یا "انتہاپسند" نہ کہا جانے لگے، قرآن کریم نے مسلمانوں کی اس غلط فہمی کو دُور کرتے ہوئے واضح انداز میں فرمایا:

"وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ…۔" (البقرۃ:۱۲۰)

ترجمہ:… "اور ہرگز راضی نہ ہوں گے تجھ سے یہود اور نہ نصاریٰ جب تک تو تابع نہ ہو ان کے دین کا۔"

غرض کوئی یہ چاہے کہ وہ مسلمان بھی رہے اور ملتِ کفر اس سے راضی بھی رہے، این خیال است و محال است و جنوں! دراصل ملتِ کفر کو لفظ "مسلمان" سے ہی چڑ اور بغض و عناد ہے، ورنہ دیکھا جائے تو کوسوو، بوسنیا وغیرہ کے مسلمان کون سے انتہاپسند تھے…؟ وہ بیچارے تو ارکانِ اسلام سے بھی مشکل سے واقف تھے، ان کی شکل و شباہت، وضع قطع، لباس و پوشاک بھی مغرب جیسی تھی، ہاں البتہ چونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اور اسلام سے اپنی نسبت و رشتہ گانٹھتے تھے، اس لئے انہیں تہہ تیغ کردیا گیا۔

۷:… مسلمان حکمرانوں کو مسلم اُمہ کے مفادات کے لئے بیداری کا ثبوت دینا چاہئے، انہیں اس کے لئے ایک موٴثر و فعال تنظیم بنانی چاہئے جو ہر وقت دنیا بھر کے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کمربستہ نظر آئے، اور کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے اور مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرسکے، ہر فورم اور میدان میں ان کا مقابلہ کرے، دلائل و براہین اور مشاہدات و واقعات کی روشنی میں اپنا موقف ثابت کرے اور ملتِ کفر کی زیادتیوں کو بین الاقوامی میڈیا کے سامنے لائے اور دُودھ کا دُودھ اور پانی کا پانی کرکے دکھائے۔

بلاشبہ کفر ہماری نمازوں، روزوں، زکوٰتوں، فطروں، رفاہِ عام کے کاموں، حج و عمروں سے خائف نہیں، اس کو اگر کچھ خوف و خطرہ ہے تو مسلمان کی بیداری اور جذبہٴ جہاد سے ہے، اسی لئے وہ مسلمان حکمرانوں کے ذریعہ جہاد کے لفظ کو نصاب سے نکلوانے میں مصروف ہے۔

۸:… اسی طرح انہیں مسلم ممالک کی تجارتی کرنسی بھی وضع کرنا چاہئے، تاکہ دنیا بھر کی تجارت اور لین دین کے کھربوں ڈالر کا کمیشن بذریعہ ڈالر مغرب کے خزانہ میں جانے کے بجائے مسلمانوں کے پاس ہی رہے۔

۹:… کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے یا ملتِ کفر کی ہاں میں ہاں ملانے سے بزدل مسلمانوں کی جان بخشی نہیں ہوگی، تاتاری فتنہ کے دور میں بزدل اور نام نہاد مسلمان اس تجربہ سے گزر چکے ہیں، چنانچہ ایک تاتاری کسی بزدل مسلمان کو پکڑتا اور کہتا: "یہیں کھڑا رہ! میں گھر سے تلوار لاتا ہوں اور تجھے قتل کرتا ہوں" تاتاری گھر جاتا، تلوار لاتا اور آکر اس کو قتل کردیتا، مگر وہ نام نہاد مسلمان، مزاحمت کرنے یا بھاگ جانے کی کوشش صرف اس لئے نہ کرتا کہ شاید اس کو میری یہ "اطاعت شعاری" پسند آجائے اور وہ میری جان بخشی کردے۔

اس کے علاوہ موجودہ دور میں جن مسلمان ممالک نے مغربی مفادات کے تحفظ اور ان کے پروگرام کی ترویج کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں یا ان کی آواز پر لبیک کہا ہے، ان کا حشر بھی ہر ایک کے سامنے ہے کہ سب کچھ قربان کرنے کے باوجود بھی مغرب کی ناراضگی کی تلوار اب تک ان کے سروں پر لٹکی ہوئی ہے۔

۱۰:… اپنے معاشی وسائل، معدنی ذخائر اور مال و دولت پر کنٹرول حاصل کرنے اور اسراف و تبذیر سے احتراز کی ازحد کوشش کی جائے۔

افسوس! ایک طرف مغرب اپنے تمام وسائل اور خزانہ کا اکثر حصہ بلکہ اپنے چرچ تک فروخت کرکے مسلمانوں کے دین و ایمان برباد کرنے اور ان کی نسلوں کو کافر بنانے کے لئے این جی اوز کے نام سے غریب مسلمان ملکوں میں اسکول و کالج اور ہسپتالوں کے نام سے جال پھیلا رہا ہے، جبکہ دوسری طرف مسلمان ممالک کے خوشحال افراد اور شہزادے اپنی بے پناہ دولت

کو عیش و طرب اور ناچ گانے کی محفلوں، اسٹیج ڈراموں کے فن کاروں اور گلوکاروں کے قدموں میں نچھاور کر رہے ہیں، حالانکہ وہاں کی اکثر آبادی نان شبینہ کی محتاج ہے اور جسم و جان کا رشتہ قائم رکھنے میں مشکلات کا شکار ہے، چنانچہ شنید ہے کہ دنیائے عرب کے ایک مال دار شہزادے نے لبنان میں دنیائے عرب کی گلوکاراؤں کا اجتماع منعقد کیا، جس میں شریک ہر گلوکار و گلوکارہ کو مرسڈیز کار بطور تحفہ پیش فرمائی، فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

۱۱:... اسی طرح مسلمان سربراہان اور سرمایہ داروں کو مغربی بینکوں سے اپنا سرمایہ نکال کر اپنے اپنے ملک میں رکھنا چاہئے، تاکہ مغرب ہمارے سرمایہ کے زور پر ہم پر حکومت نہ کرنے پائے، چنانچہ ماہرین اقتصادیات کے مطابق اگر مغربی بینکوں سے مسلمان اپنا سرمایہ نکال لیں، تو مغرب کو اپنا وجود برقرار رکھنا مشکل ہوجائے گا، اور وہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہوجائے گا۔

۱۲:... ایسے ہی مسلم حکمرانوں کو اپنے اپنے ملک کے ذہین نوجوانوں، تعلیم یافتہ افراد اور ماہرین فن کی قدر کرنی چاہئے اور ان کی صلاحیتوں کو اپنی قوم و ملک کی خدمت کے لئے بھاری ترغیبات اور قابل قدر اُجرت کے عوض حاصل کرنا چاہئے، تاکہ وہ حصول روزگار کے لئے مغرب کا رُخ نہ کریں، اور ان کی صلاحیتوں کے زور پر مغرب ہم پر حکمرانی نہ کرسکے۔

۱۳:... مسلمان حکمرانوں کو خودداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے، اس لئے کہ گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے، پھر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے حاکم بنایا ہے نہ کہ محکوم، چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

".....وَجَعَلَكُمْ مُلُوْكًا وَّاٰتٰكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ." (المائدۃ:۲۰)

ترجمہ:... "اور کردیا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو جو نہیں دیا تھا کسی کو جہاں میں۔"

اس لئے انہیں کسی غیر مسلم سورما کی چاپلوسی کی بجائے ہمت و جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اس حق کو حاصل کرنا چاہئے، اسی طرح ان کو مغرب کے ظاہری اسباب اور مادّی وسائل سے متأثر ہونے کے بجائے براہِ راست احکم الحاکمین کی ذات سے رشتہ استوار کرنا چاہئے، بلکہ ملکہ سبا کے جانشینوں کے چکاچوند کردینے والے ہدایا اور تحائف کے مقابلہ میں اسوۂ سلیمانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے واشگاف الفاظ میں اعلان کرنا چاہئے:

"اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِۦَ اللّٰہُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰكُمْ، بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ. اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ." (النمل:۳۶، ۳۷)

ترجمہ:... "کیا تم میری اعانت کرتے ہو مال سے، سو جو اللہ نے مجھ کو دیا ہے بہتر ہے اس سے جو تم کو دیا ہے، بلکہ تم ہی اپنے تحفہ سے خوش رہو۔ پھر جا اُن کے پاس، اب ہم پہنچتے ہیں اُن پر ساتھ لشکروں کے جن کا مقابلہ نہ ہوسکے اُن سے اور نکال دیں گے اُن کو وہاں سے بے عزت کرکر اور وہ خوار ہوں گے۔"

بلاشبہ خودداری میں ملکوں اور قوموں کی بقا کا راز ہے، چنانچہ جو ملک آج بھی اس کا مظاہرہ کر رہے ہیں، وہ دنیا میں سربلند و سرفراز ہیں، اور ان کی طرف کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا، کوریا، انڈیا اور اسرائیل جیسے ہنود و یہود بھی اس حقیقت سے آشنا ہیں اور وہ دنیا کی سپر طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہیں، ہمارے خیال میں ان کی یہی وہ خودداری ہے جس کی بدولت انہیں یہ مقام میسر آیا ہے۔

۱۴:... مسلمانوں کو ضروریاتِ زندگی میں خود انحصاری اور کفایت شعاری کے طرز عمل کو اپنانا چاہئے، چنانچہ ہمارے خیال میں مسلمان ممالک کو اس کا اہتمام اور کوشش کرنا چاہئے کہ وہ اشیائے ضرورت میں سے چھوٹی سے بڑی ہر چیز خود تیار کریں، جن کا معیار عمدہ اور قیمت نہایت معقول ہونی چاہئے۔

اس کے علاوہ ایسی تمام مصنوعات جو ملک کے اندر تیار ہوتی ہوں، انہیں غیر مسلم ممالک سے درآمد کرنے کی اجازت نہ ہونی چاہئے، یا کم از کم ان کی درآمد کی اتنا حوصلہ شکنی کی جائے کہ کوئی مسلمان ان کی طرف نگاہ اُٹھا کر نہ دیکھ سکے۔

مگر افسوس! کہ مسلمان ممالک کے سربراہوں اور تاجروں کو اس طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم سوئی سے لے کر ہوائی جہاز تک ہر چیز میں مغرب کے محتاج ہیں، چنانچہ ہماری معلومات کی حد تک کوئی مسلم ملک ایسا نہیں جو بحری اور ہوائی جہاز تو کجا، بھاری مشینری، بسیں، ٹرک اور کاریں وغیرہ بناتا ہو!

ہماری اس بے حسی، بے تدبیری اور غیر دانشمندی کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی آمدنی کا دو تہائی سے زیادہ حصہ غیر ملکی درآمدات کی مد میں غیر ملکی خزانہ میں چلا جاتا ہے۔

۱۵:... مسلمان اس وقت جس ذلت و ادبار، خوف و ہراس، مغلوبیت و مقہوریت سے دوچار ہیں، اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان ذاتی و انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی و دستوری معاملات تک ہر معاملہ میں قرآن و سنت کے کامل و مکمل دستورِ حیات سے ہٹ چکے ہیں، ان کے اعمال و افعال اور ایمان و

عقیدہ کی قدریں بدل چکی ہیں، ان کا اخلاق و کردار اغیار کی غلامی کی نذر ہو چکا ہے۔

اگر مسلمان آج بھی اپنے ایمان و یقین، اعمال و افعال اور اخلاق و کردار کا قبلہ درست کرلیں تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انہیں مظلومیت، مقہوریت اور محکومیت کی بجائے حکومت و خلافت اور امن و اطمینان نصیب فرمادیں گے، چنانچہ وعدۂ الٰہی ہے:

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا، يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا، وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ."

(النور:۵۵)

ترجمہ:... "وعدہ کرلیا اللہ نے اُن لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں اُنہوں نے نیک کام، البتہ پیچھے حاکم کردے گا ان کو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا اُن سے اگلوں کو اور جمادے گا اُن کے لئے دین اُن کا جو پسند کردیا اُن کے واسطے اور دے گا اُن کو اُن کے ڈر کے بدلے میں امن، میری بندگی کریں گے، شریک نہ کریں گے میرا کسی کو، اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس کے پیچھے، سو وہی لوگ ہیں نافرمان۔"

مگر اے کاش! کہ اس وقت مسلمان ممالک کی اکثریت ارشادِ الٰہی:

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ... اور... وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ."

(المائدۃ:۴۵، ۴۷)

ترجمہ:... "اور جو کوئی حکم نہ کرے اس کے موافق جو کہ اللہ نے اُتارا، سو وہی لوگ ہیں ظالم..... اور جو کوئی حکم نہ کرے موافق اس کے جو کہ اُتارا اللہ نے، سو وہی لوگ ہیں نافرمان۔"

کے مصداق نصرت و مددِ الٰہی کے اعزاز سے محروم، خلافت و حکومت اور خودداری و خودمختاری کی سعادت سے بے بہرہ ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ وہ خوف و ہراس اور مظلومیت و مقہوریت سے دوچار ہیں۔

ستم بالائے ستم یہ کہ اگر کچھ "سرپھروں" نے اپنے آپ کو اسلامی اُصولوں کے مطابق ڈھالنے، خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کرنے اور دنیائے کفر اور ان کے کافرانہ نظام سے بغاوت کی کوشش کی، تو نام نہاد مسلمانوں کی اکثریت نے نہ صرف ان سے دستِ تعاون کھینچ لیا، بلکہ انہوں نے اپنی تائید و حمایت کا وزن بھی اغیار کے پلڑے میں ڈال کر ان کی جلی و خفی مخالفت کی، اور ایسے شوریدہ سروں کو دنیائے کفر کے ظلم و استبداد اور جبر و تشدد کے حوالہ کردیا، چنانچہ آج دنیا میں جہاں کہیں مسلمان، کفر کے مظالم کا تختۂ مشق نظر آتے ہیں، غور کیا جائے تو اس میں یہی اسباب و عوامل کارفرما نظر آئیں گے، ورنہ ممکن نہیں تھا کہ ڈیڑھ ارب سے زائد اور چھپن اسلامی ممالک کی مسلم برادری کو یوں گاجر مولی کی طرح کاٹا جاتا؟

افغانستان، عراق، الجزائر، کوسوو، بوسنیا، چیچنیا، لبنان، فلسطین، لیبیا اور سوڈان کا حشر سب کے سامنے ہے، اسی طرح کویت، سعودی عرب اور پاکستان کے علاوہ دوسرے متعدد اسلامی ممالک پر دنیائے کفر کا غیر معمولی دباؤ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

علمائے اُمت کی ذمہ داری:

اس وقت اُمتِ مسلمہ جس کرب و ابتلا کے دور سے گزر رہی ہے اور مسلمانانِ عالم جس بے بسی، مظلومیت و مقہوریت اور جبر و تشدد سے دوچار ہیں، انہیں اس صورتِ حال سے نکالنے کے لئے جس طرح مسلم حکمرانوں اور سربراہوں کو سر جوڑ کر بیٹھنے اور اس کا حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے، اسی طرح علمائے اُمت پر بھی لازم ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس صورتِ حال کا جائزہ لیں اور حکمت و دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُمت کی دستگیری و راہ نمائی کا فریضہ انجام دیں۔

ہمارے خیال میں اُمت کی راہ نمائی کی سب سے زیادہ ذمہ داری علمائے اُمت پر عائد ہوتی ہے، انہیں اس پر غور و فکر کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نائبِ رسول بنایا ہے، جس طرح حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اپنی اپنی اُمت کو وقت کے طاغوت اور جبر و تشدد سے نجات دلانے کے لئے تشریف لاتے تھے، اسی طرح انہیں بھی نیابتِ نبوی کا فریضہ انجام دیتے ہوئے موجودہ دور کے طاغوت کے پنجۂ استبداد سے اُمتِ مسلمہ کو نجات دلانے کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہئے۔

انہیں سوچنا چاہئے کہ عنداللہ یا عندالناس اگر انہیں کچھ عزت و مقام حاصل ہے تو وہ سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ مبین سے نسبت و تعلق کا صدقہ ہے، اسی طرح مسلمانوں میں ہماری جو کچھ عظمت و احترام اور ادب ہے، وہ سراسر اللہ کے دین سے وابستگی کا مرہونِ منت ہے۔ ہمارے ملک میں یا دنیا میں اسلام اور مسلمانوں پر جو کچھ گزر رہا ہے یا گزرنے والا ہے اس میں ہمارا کیا کردار ہونا چاہئے؟

بلاشبہ اس وقت دنیا کی آنکھیں علما کی طرف

گی ہوئی ہیں، علماً اس سلسلہ میں جو کردار ادا کریں گے، تاریخ اُسے اپنے سفینوں اور اُمت وقوم اپنے سینوں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھے گی۔ یقیناً موجودہ دور علماً کے امتحان کا وقت ہے، لہٰذا علمائے اُمت کو درج ذیل خطوط پر کام کرنا چاہئے:

۱:...طبقۂ علماً کو خود اور دوسروں کو بھی خلوص و اخلاص کا درس دینا چاہئے، اور دین وایمان اور اسلام و عقیدہ کے تحفظ کے لئے تن، من، دھن کی بازی لگادینی چاہئے، انہیں چاہئے کہ وہ حق کو حق اور باطل کو باطل کہیں، کسی وقتی مصلحت اور دنیاوی منفعت کے لئے حقائق کو تحریف کا شکار نہ ہونے دیں۔

۲:...علمائے ربانی کا فرض ہے کہ وہ سروں پر کفن باندھ کر اپنے اپنے علاقے، حلقے، شہر، صوبے، ملک اور خطے میں مسلمانوں کی معاونت و دستگیری کے لئے میدان میں آجائیں، ان کو حقائق سے آگاہ کریں، لادین قوتوں اور دنیائے مغرب کے مذموم مقاصد و عزائم سے آگاہ کریں۔

نہایت ہی بے حسی اور بے غیرتی ہوگی کہ دین، اسلام اور مسلمانوں پر نازک ترین وقت آجائے اور علمائے اُمت خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہیں، اور تاویلیں کرتے رہیں کہ ابھی عزیمت کا وقت نہیں، رُخصت پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

۳:...علمائے اُمت اپنے اپنے ملکوں اور اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں مسلمانوں کی ذہن سازی کریں کہ ہم دنیاوی مفادات اور چند روزہ زندگی کی معمولی آسائشوں کے بدلہ میں اپنے دین وایمان کا سودا نہیں کریں گے، لہٰذا اگر کبھی ہمارے خلاف معاشی ناکہ بندی ہوئی تو ہم حکومت کا ساتھ دیں گے، اسی طرح ان کو اس پر تیار کریں کہ ہم اپنے اپنے ملک کے چپہ چپہ کی حفاظت وصیانت میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، ان کو باور کرائیں کہ دنیائے مغرب اور وقت کا طاغوت اپنے باطل نظریات اور توسیع پسندانہ مذموم عزائم و مقاصد کے لئے اپنی قوم و ملک اور فوج کو استعمال کرتا ہے، اور ان کی قوم اپنی حکومت وفوج کا ساتھ دیتی ہے، تو ہم اپنے صحیح دین ومذہب اور نجات آخرت کے لئے اپنی حکومت، فوج اور قوم و ملک کا ساتھ کیوں نہیں دیں گے؟

۴:...اسی طرح وہ قوم کو اس کی تعلیم دیں کہ داخلی اور فروعی نزاعات کو یکسر ختم کرکے متحد ہوکر مشترکہ دشمن کے خلاف صف آرا ہوجائیں، ایسے ہی سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر بین الاقوامی درندگی کے مقابلہ کے لئے تیار ہوجائیں۔

۵:...چونکہ دشمن اپنی چالوں میں کامیاب ہونے اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے، ان کی جمعیت اور اتحاد واتفاق سے ہمیشہ خائف رہا ہے، اس لئے اس کی کوشش ہوگی کہ وہ مسلمانوں کو باہم دست وگریبان کرکے انہیں قومی، صوبائی، لسانی، عصبیت اور فرقہ بندی کے تقسیم در تقسیم مہلک مرض میں مبتلا کرکے، ان کو فنا کے گھاٹ اُتار دے، اس لئے علمائے اُمت کو اس کے سدباب کی بطور خاص کوشش کرنی چاہئے، اس لئے کہ اگر ملک وقوم اور دین و مذہب ہی باقی نہ رہے گا تو اختلاف کس کام کا؟

۶:...اسی طرح علماً کو چاہئے کہ وہ مسلمان حکمرانوں کو نہایت خیرخواہی اور متانت وسنجیدگی سے یہ باور کرائیں کہ اگر آپ قوم وملک اور دین و مذہب کی حفاظت وصیانت میں مسلمانوں کی قیادت وراہ نمائی کا فریضہ انجام دیں گے تو مسلمان آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے غلامِ بے دام رہیں گے، ہمارا اختلاف اور جھگڑا آپ سے نہیں، بلکہ ہمارا حریف کفر و طاغوت ہے، اور کفر وطاغوت کے خلاف اُٹھنے والی ہر آواز پر ہم لبیک کہیں گے۔

۷:...ایسے ہی اربابِ اقتدار اور سول سروس کے حکومتی عہدیداران کو اس کی طرف متوجہ کیا جائے کہ آپ کو جو کچھ عزت ووقار اور اختیار واقتدار حاصل ہے وہ مسلمان ملک وقوم، دین ومذہب اور ایمان وعقیدہ کی حفاظت وصیانت کی بدولت ہے، اگر خدانخواستہ اس اسلامی ملک وقوم اور دین ومذہب کو حرفِ غلط کی طرح مٹادیا گیا یا اس پر اغیار کا تسلط ہوگیا تو آپ کی عزت و وقار اور اقتدار و اختیار کیونکر باقی رہے گا؟ اس لئے محافظینِ اسلام کی مساعی اور کفر وطغیان کے خلاف ان کی جنگ براہِ راست نہ سہی بالواسطہ آپ کے اس منصب کے تحفظ وبقا کی جنگ ہے، لہٰذا آپ کو کھل کر مسلمانوں کے جذبات کی پذیرائی اور ان کی سرپرستی کرنا چاہئے، یوں مسلمانوں کی مساعی کو سرکاری تائید وحمایت سے مزید قوت وتقویت حاصل ہوجائے گی۔

۸:...سب سے بڑھ کر مسلمانوں کو توبہ واستغفار اور انابت ورجوع الی اللہ کی طرف متوجہ کیا جائے اور انہیں باور کرایا جائے کہ مسلمانوں کی فتح وکامرانی کا راز نصرت وحمایتِ الٰہی سے ہی ممکن ہے، ہماری موجودہ باغیانہ زندگی اور طرزِ عمل سے اللہ کی نصرت وحمایت کے بجائے قہرِ الٰہی نازل ہونے کا اندیشہ ہے۔

۹:...قنوتِ نازلہ کا اہتمام کیا جائے اور اہلِ قلوب کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے دُعائیں کرانے کا اہتمام کیا جائے، اور رُوٹھے ہوئے رَبّ کو منانے کی ازبس کوشش وسعی کی جائے، اس کے علاوہ نمازوں، روزوں اور حج وزکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے، عریانی وفحاشی کے اڈوں، حیاسوز طرزِ عمل اور غیراسلامی تہذیبوں کو دیس نکالا دے دیا جائے، غرضیکہ اپنے تئیں کامل ومکمل طور پر قرآن وسنت کی اتباع کی جائے، اور عدوان وسرکشی کے تمام اعمال وافعال سے اجتناب کیا جائے۔

باقی صفحہ 13 پر

پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا اخراج

ملک گیر احتجاج کی رپورٹ

گمبٹ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی امیر عبدالواحد بروہی نے کی۔ اجلاس کے شرکاء مولانا نعمت اللہ‘ ڈاکٹر عبدالرحمن‘ انجینئر جاوید اقبال‘ عبدالسمیع‘ حافظ عبدالصمد‘ حافظ عبدالقیوم‘ جمیع احمد اور عبداللطیف شیخ نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ حکومت نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرکے قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخلے کی کھلی چھٹی دیدی ہے جو آئین کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ قادیانی‘ آئین پاکستان کے باغی اور غدار ہیں۔ کیونکہ پاکستان کے آئین میں یہ بات واضح طور پر لکھی ہوئی ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ لازمی ہے‘ پھر بھی حکومت نے قادیانیوں کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے اور مسلمانوں کے خلاف ایک گہری سازش کا منصوبہ بنایا ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی موجودگی انتہائی ضروری ہے تاکہ کسی بھی قادیانی کو اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کی جرأت نہ ہوسکے۔ حکومت نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرکے پوری قوم اور آئین کی خلاف ورزی کی ہے‘ اگر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں کیا گیا تو حکومت کے خلاف ملک گیر تحریک چلائیں گے۔ اجلاس کے آخر میں کہا کہ مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی‘ مولانا مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے قاتلوں کو گرفتار کرکے عوام کی عدالت میں لایا جائے۔

کوئٹہ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر نئے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کے لئے خلاف صوبہ بھر میں یوم احتجاج منایا گیا صوبائی دارالحکومت کی سینکڑوں مساجد میں قراردادیں منظور کی گئیں‘ جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ روکنے کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ جامع مسجد مرکزی میں مولانا انوارالحق حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برصغیر کے مسلمانوں نے عظیم قربانیاں دے کر ملک اس لئے حاصل کیا کہ یہاں اسلامی نظام ہوگا‘ اب حکومت خود دو قومی نظریہ کی دھجیاں اڑا رہی ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ آئین کا حصہ تھا‘ حکومت نے سازش کے تحت مذہب کا خانہ ختم کیا جس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے‘ جامع مسجد قندھاری میں مولانا عبدالواحد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی آئینی طور پر غیرمسلم ہیں‘ ان کا حرمین شریفین میں داخلہ شرعاً اور قانوناً ممنوع ہے‘ جامع مسجد بلال میں قاری خلیل احمد نے مطالبہ کیا کہ حکومت مذہب کا خانہ بحال کرے۔ جامع مسجد گوول میں مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی‘ جامع مسجد طوبی میں مولانا محمد حنیف‘ جامع مسجد سنہری میں قاری عبدالرحمن‘ جامع مسجد سراج میں مفتی محمد شفیع نیاز‘ جامع مسجد جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد میں مفتی گل حسن‘ جامع مسجد اقصیٰ میں مولانا محمد یوسف ہزاروی‘ جامع مسجد عمر میں قاری عبدالرحمن اور دیگر علماء نے حکومت سے کہا کہ فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کرکے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ مساجد میں منظور کی جانے والی قراردادوں میں کہا گیا کہ یہ غیرآئینی کام اور قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم غیرموثر بنانے کی کوشش ہے‘ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کرکے قادیانی عزائم کی تکمیل کی گئی ہے‘ اگر حکومت نے مذہب کا خانہ دوبارہ بحال نہ کیا تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے‘ کوئٹہ کی سینکڑوں مساجد کے علاوہ بلوچستان کے دیگر شہروں ژوب‘ لورالائی‘ قلعہ سیف اللہ‘ مسلم باغ‘ پشین‘ زیارت‘ چمن‘ دکی‘ ہرنائی‘ مچھ‘ ڈھاڈر‘ سبی‘ ڈیرہ مراد جمالی‘ اوستہ محمد‘ مستونگ‘ قلات‘ خضدار‘ خاران‘ نوشکی‘ دالبندین‘ تربت‘ پنجگور اور گوادر کی مساجد میں قراردادیں منظور کی گئیں۔ ان قراردادوں میں وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ نئے بننے والے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے اور قادیانیوں سے متعلق ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کی متفقہ آئینی ترمیم کا تقاضا پورا کرنے اور حدود حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلے کو روکنے کے لئے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ

بحال کیا جائے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے قائدین نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو شامل کرنے کے لئے مذاکرات اور افہام و تفہیم سے مسئلہ حل ہو ورنہ مسلمانوں کے جذبات‘ احساسات اور عقیدہ کو مسلسل نظرانداز کرنے پر آئینی حدود میں رہ کر سخت سے سخت اقدام کیا جاسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ دنوں پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔ پریس کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد‘ مرکزی جامع مسجد کے خطیب‘ مجلس کی شوریٰ کے رکن مولانا قاری انوارالحق حقانی‘ جمعیت علمائے اسلام کے قائم مقام صوبائی امیر اور ایم ایم اے کے رکن قومی اسمبلی شیخ الحدیث مولانا نور محمد‘ جمعیت علماء پاکستان کے سیکریٹری مولانا افتخار احمد حبیبی‘ جماعت اسلامی کے جنرل سیکریٹری اخوندزادہ عبدالمتین‘ تنظیم اسلامی کے سیکریٹری مولانا محمد ارشد گنگوہی‘ جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مولانا عبدالقادر نورانی‘ جمعیت اہلحدیث کے سید عبدالمنان شاہ‘ مجلس کی شوریٰ کے رکن مولانا قاری محمد اسلم حقانی‘ مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی‘ سیکریٹری حاجی تاج محمد فیروز‘ حاجی خلیل الرحمن بھی موجود تھے‘ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا انوارالحق حقانی نے کہا کہ پریس کانفرنس میں تمام دینی جماعتوں کے رہنما اور تمام مکاتب فکر کے اکابر موجود ہیں‘ کیونکہ پریس کانفرنس انتہائی حساس مسئلہ پر ہورہی ہے اسلامیان برصغیر کی سو سالہ اور اسلامیان پاکستان کی نصف صدی پر محیط جدوجہد کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پاسپورٹ کے فارموں میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔ مخلوط یا جداگانہ طرز انتخاب دونوں صورتوں میں ووٹر فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ کا اضافہ کیا گیا۔ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ جہاں آئینی ضرورت تھی‘ وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث حرمین شریفین چلے جاتے تھے۔ قادیانی اس آئینی ترمیم کو نہیں مانتے‘ ان کو آئین کا پابند بنانے کی بجائے اب موجودہ حکومت نے نئے بننے والے پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا خاتمہ کردیا ہے۔ ربع صدی سے قادیانی جن سازشوں کا تانا بانا تیار کررہے تھے‘ اب وہ اس میں کامیاب ہوگئے‘ جو ایک بہت بڑا حادثہ اور اسلامیان عالم کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ ربع صدی سے ایک طے شدہ امر کو متنازع بنانا افسوسناک امر ہے‘ ان حالات میں ہماری صدر مملکت‘ وزیراعظم اور وفاقی وزیر داخلہ سے درخواست ہے کہ وہ اس حساس مسئلہ کو سنجیدگی سے لیں اور فوری طور پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال کریں‘ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ مثبت انداز میں اپنے مطالبات پیش کئے ہیں اور اب بھی ہم چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم اور مذاکرات سے حل ہو۔ اگر حکومت نے ہمارا مطالبہ تسلیم نہ کیا اور مسلمانوں کے جذبات‘ احساسات اور عقیدہ کو مسلسل نظرانداز کیا تو قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے سخت سے سخت اقدام کیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں ایم ایم اے کے رکن اسمبلی مولانا نور محمد نے کہا کہ یہ ایک اہم‘ حساس اور دینی مسئلہ ہے‘ متحدہ مجلس عمل کے قائدین کے مشورہ سے اس کو جلد ہی اسمبلی میں اٹھائیں گے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی صوبائی شوریٰ اور مجلس عاملہ کے مشترکہ اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ اور فارم میں ختم نبوت کے حلف نامے کو بحال کرنے میں سنجیدگی سے کام لے ورنہ اسلامیان پاکستان بھرپور تحریک چلائیں گے۔ اجلاس کی صدارت قائم مقام امیر بلوچستان مولانا قاری عبداللہ منیر نے کی۔ اجلاس میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ مشین ریڈایبل پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حذف کردیا گیا ہے۔ مسلمانان پاکستان کے اضطراب پر حکومتی حلقے وضاحتیں کررہے ہیں‘ یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ آئندہ تیار ہونے والے پاسپورٹوں میں مذہب کی مہر لگادی جائے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے اس طریقہ کار کو مسترد کردیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ مذہب کے خانہ کو شامل کیا جائے ورنہ ملک بھر میں بھرپور تحریک چلائی جائے گی۔ اجلاس نے رابطہ عالم اسلامی کے اس فیصلے کو سراہا کہ اسلامی ملک بغیر مذہب کے خانے والے پاکستان پاسپورٹ تسلیم نہیں کریں گے۔ اجلاس میں صوبہ میں منکرین حدیث کی سرگرمیوں کی شدید مذمت کی گئی کہ صوبہ میں ایک سازش کے تحت پرویزیت کی اشاعت کی جارہی ہے اور وسیع پیمانے پر فتنہ انکار حدیث کو پھیلایا جارہا ہے۔ صوبہ کے تمام تعلیمی اداروں‘ کالجوں‘ یونیورسٹیوں‘ سرکاری اور غیر سرکاری لائبریریوں میں غلام احمد پرویز کی نام نہاد تفسیر‘ کتب ولٹریچر مفت تقسیم کیا جارہا ہے۔ صوبائی حکومت اس کا نوٹس لے۔ صوبائی وزیر تعلیم تمام تعلیمی اداروں میں فتنہ پرویز کے لٹریچر پر پابندی عائد کریں اور بلوچستان یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی لائبریری میں ایسا فتنہ پرور لٹریچر رکھنے پر پابندی عائد کریں۔ اجلاس میں طے ہوا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد حکومت کے ذمہ داران سے ملاقات کرکے صورتحال سے آگاہ کرے گا۔ اجلاس

میں سانحہ میزان چوک کی شدید مذمت کی گئی اس کو انسانیت سوز حرکت قرار دیا گیا' کیونکہ اسلام میں بے گناہ بے قصور انسانوں کی جان و مال کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ سانحہ کے شہداء کے لئے بلندی درجات اور زخمیوں کی صحتیابی کی دعا کی گئی۔ علاوہ ازیں ناظم میر اسلم رند کی خوشدامن اور خالہ حاجی سید عبدالوہاب' حاجی عبدالغنی کی وفات پر دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں مرکزی مبلغ مولانا بشیر احمد' مولانا قاری انوار الحق حقانی' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' مولانا قاری محمد شفیق' مولانا قاری محمد حنیف' مولانا قاری محمد اسلام حقانی' مولانا مفتی محمد شفیع نیاز' حاجی سید شاہ محمد' حاجی خلیل الرحمٰن' حاجی زاہد رفیق' عبدالقہر بلوچ' حاجی عارف محمد بھٹی' غازی عبدالرحمٰن' عبدالولی' حاجی محمد الیاس اور محمد نواز نے شرکت کی۔ دریں اثناء کوئٹہ کی بیشتر مساجد میں پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو بحال کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے علماء نے کہا کہ مذہب کے خانے کو حذف کرنے سے ہزاروں قادیانی اپنے باطل عقائد کے ساتھ حرمین شریفین داخل ہو جائیں گے۔ جامع مسجد مرکزی میں مولانا انوار الحق حقانی نے نماز جمعہ کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے تاحال پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں کیا اور غلط تاویلات دے کر مسلمانوں کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ جامع مسجد قندھاری میں مولانا عبدالواحد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاسپورٹ کے خانے میں جب تک مذہب کا خانہ بحال نہیں ہوتا تحریک جاری رہے گی۔ جامع مسجد طوبیٰ میں مولانا قاری محمد حنیف نے کہا کہ قادیانی آئین کو پامال کر رہے ہیں اور خود کو آئین سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ جامع مسجد سنہری میں مولانا قاری عبداللہ منیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم کفر کے دباؤ پر قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترامیم کو غیر موثر بنایا جا رہا ہے۔ جامع مسجد عمر میں مجلس کے مرکزی رہنما مولانا بشیر احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا اور عالم کفر قادیانیوں کے بارے میں امتناع قادیانیت اور شاتم رسول کی سزا سزائے موت کو ختم کرنا چاہتے ہیں' ان قوانین کو انسانی حقوق کے حوالے سے زیادتی قرار دیتے ہیں' جبکہ درحقیقت مسلمانوں کے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں' لاکھوں مسلمانوں نے قربانیاں دے کر اسلامی نظریاتی ملک پاکستان حاصل کیا لیکن ان کو اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اقلیت کی خوشنودی کے لئے ہادی برحق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر حملے ہو رہے ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور ۱۹۷۵ء کے آئین میں ترمیم کی' لیکن قادیانیوں نے اس آئین کو تسلیم نہیں کیا اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ آئین ختم ہو جائے۔ مولانا بشیر احمد نے کہا کہ آئین میں ترمیم اور تنسیخ کا کسی کو بھی حق حاصل نہیں ہے۔ قادیانیوں کی یہ کوشش ہے کہ آئین غیر موثر ہو جائے اور ملک کا اسلامی تشخص خطرے میں پڑ جائے۔ قادیانیوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہوش کے ناخن لے اور ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ تسلیم کرے۔ جامع مسجد سراج میں مفتی محمد شفیع نیاز' جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن میں مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' جامع مسجد اقصیٰ میں مولانا محمد یوسف ہزاروی' جامع مسجد فیض محمد روڈ میں مولانا عبدالقدیر شاکر' جامع مسجد طیب میں مفتی عبدالصمد گردگانی' جامع مسجد بلال میں قاری خلیل احمد' جامع مسجد ابوبکر میں مولانا قاری مسعود احمد' جامع مسجد بسم اللہ میں مولانا غلام یٰسین عباسی' جامع مسجد جامعہ رحیمہ نیلا گنبد میں مفتی گل حسن' جامع مسجد تقویٰ میں مولانا حسین احمد اور دیگر مساجد میں علماء نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرے۔

بقیہ نبی رحمت کی شفقت

کرنا چاہتے ہو اور میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر آگ سے ہٹاتا ہوں' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے ساتھ تعلق کا معاملہ ہے' امت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو الفت تھی' ایسی الفت تھی' ایسی الفت کہ اللہ تعالیٰ کو قرآن مجید میں کہنا پڑا' سورۂ کہف میں آیا ہے:

"کیا تم جان دے دو گے ان
انسانوں کے پیچھے' کیا تم اپنا گلا گھونٹ لو گے
ان کے اسلام نہ لانے پر ایمان نہ لانے پر۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کوئی بھی جہنم نہ جانے پائے' سب جنت کے مستحق ہو جائیں۔

☆☆..........☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ۵

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہو گیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

”عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔“ (ترمذی ص۵۱ ج۲)

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔“

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

”وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا' تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔“

(دافع البلاء ص۵ روحانی خزائن ص۲۲۵ ج۱۸)

”ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توریت میں مذکورہ ہیں' میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں' پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں' جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو۔“ (ملفوظات ص۲۱۷ ج۱۰)

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

REGD. NO. SS-160

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ ☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ☆ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروفِ عمل ہیں۔

☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروفِ عمل ہیں۔

☆ ملک بھر میں اہلِ اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیّر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اکاؤنٹ نمبر: UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

اکاؤنٹ نمبر: NBL-300487-9 ایم اے جناح روڈ برانچ، ABL-927-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہٗ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122, Fax:542277

دفتر ختمِ نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780337 - 7780340